صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 09 اکتوبر 2009ء بمطابق 19 شوال 1430ھ صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِO فَبِأَيِّ ءَالآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِO ذَوَاتَآ أَفْنَانٍ O فَبِأَيِّ ءَالآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِO فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِO فَبِأَيِّ ءَالآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِO فِيهِمَا مِن كُلِّ فَـٰكِهَةٍ زَوْجَانِO فَبِأَيِّ ءَالآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِO مُتَّكِـِٔينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى ٱلْجَنَّتَيْنِ دَانٍ O فَبِأَيِّ ءَالآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ۔

(ترجمہ): اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ان دونوں میں بہت سی شاخیں (یعنی قسم قسم کے میووں کے درخت ہیں)۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ ان میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ (اہل جنت) ایسے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ اور دونوں باغوں کے میوے قریب (جھک رہے) ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟

جناب سپیکر: جذاکم اللہ۔ آج سرکاری افسران صاحبان کی گیلریاں بھی ہمارے ممبران کی طرح خالی ہیں۔ کیوں، کیا وجہ ہے، وہ بھی تھک گئے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی واجد علی خان صاحب، څه وایئ جی؟

وزیر ماحولیات: سپیکر صاحب! که تاسو بره په چهت باندے اوګورئ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: واجد علی خان صاحب کا مائیک ذرا آن کریں۔ جی کیا بتارہے ہیں؟

وزیر ماحولیات: سپیکر صاحب! د خدائے پاک دا نومونه لیکلی شوی دی په دے چهت باندے، په دیکښے دا یو نیم بالکل غلط لیکلے شوے دے۔ دا د ډیر وخت نه په ما Strike کیږی نو زۀ وایمه چه دغه نوم ټهیک کړے شی۔ دا 'الغنی' جی۔

جناب سپیکر: دا لږ اوګوره عبدالاکبر خان، ستا دوربین لږ۔۔۔۔

وزیر ماحولیات: مخامخ ښکاری جی، 'الغنی' په ځائے ئے 'العنی' لیکلے دے۔

جناب سپیکر: واجد علی خان څه وائی جی، دا کوم نوم غلط لیکلے شوے دے؟

وزیر ماحولیات: دا 'الغنی' کښے 'غنی' چه دے، هغه ئے غلط لیکلے دے، 'العنی' ئے لیکلے دے، د 'غ' په ځائے ئے 'ع' لیکلے دے جی۔

جناب سپیکر: دا ورکس اینډ سروسز والا څوک شته چه واؤری؟ دا چه زمونږه آنربیل منسټر صاحب کومه غلطی Pin point کړه چه دا پکښے زر Correction اوشی، ټهیک شی۔ ډاکټر صاحب! ډیر دی، پکښے نور هم دی؟

وزیر ماحوالیات: 'الغنی'، 'الغنی'۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب! دا ستاسو ذمه داری شوله چه کوم یو ځائے کښے غلط دے، حافظ اختر علی صاحب، او تاسو دواړه به ئے پرے تهیک کوئ جی چه کوم کښے ټکے نشته یا کوم کښے څه کمے دے۔ واجد علی خان صاحب! شکریه، ښه طرف ته د توجه اوکړه۔ دا ښه ده، شکر دے چه څوک خو شته چه دا ښه طرف هم پکښے لږ اوښائی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ جی، "کوئسچنز آور"، جناب اسرار اللہ گنڈاپور صاحب۔

* 219 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2002-03 تا 2007-08 محکمہ صحت ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں مختلف کیٹیگریز میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بھرتیاں مروجہ طریقہ کار یعنی اخباری اشتہار کے ذریعے، ٹیسٹ اور انٹرویو وغیرہ لیکر کی گئی تھیں؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 2002-03 تا 2007-08 محکمہ صحت، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ، کوائف اور بھرتی سے منسلک ریکارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ(وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ای ڈی او (ہیلتھ) آفس ڈیرہ اسماعیل خان میں 2002-03 تا 2007-08 میں بھرتی شدہ افراد کی فہرست اسمبلی لائبریری میں ملاحظ کی جا سکتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ اس میں سر، 2002-03 تا 2007-08 محکمہ صحت، ڈیرہ اسماعیل خان میں جو بھرتیاں ہوئی تھیں تو میں نے ان کا ریکارڈ مانگا تھا اور میری یہ خواہش ہو گی کہ اگر وزیر صاحب Agree کریں کہ اسے ہم کمیٹی کو ریفر کر دیں کیونکہ انہوں نے جو لسٹ مجھے دی ہے اور آگے جو ریمارکس کا خانہ ہے، اس میں وہ لکھتے ہیں کہ Recruited by Ex-EDO (Health), Dr. so & so Record of codal formalities is not available in the office, اور یہ صرف ایک کیس میں نہیں ہے سر، جتنی بھی بھرتیاں ہیں، ان سب میں لکھا گیا ہے تو سر، یہ اس پیریڈ کی بات ہے کہ جب ہم اور شاہ صاحب دونوں اپوزیشن کا حصہ تھے اور اس وقت یہ تھا کہ بات سنی نہیں جاتی تھی۔ میں یہ چاہوں گا کہ اگر کمیٹی کو ریفر ہو جائے جن کی Codal formalities پوری نہیں ہوئیں اور جو اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: شکریہ، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: You agree ?

وزیر صحت: Yes, I agree. اس کو Thrash out کرنا چاہیئے، یہ غلط کام ہوا ہے جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 219, asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Muhammad Zamin Khan Sahib. Absent.

یہ سارے آنریبل ممبرز سے گزارش ہے کہ کوسچن کر لیتے ہیں اور پھر غیر حاضر جب ہوتے ہیں تو دیکھیں سٹیشنری کتنی ضائع ہو جاتی ہے ؟ یہ قومی ضیاع ہے، آئندہ بہت اجتناب کیا جائے۔ یہ بڑی زیادتی ہے کہ قوم کا پیسہ ایسے ضائع ہو جائے، ڈیپارٹمنٹ کا وقت بھی ضائع ہو جائے اور پھر ممبر حضرات خود ادھر موجود نہیں ہوتے۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر، دے باندے زما یو ضمنی سوال دے کہ تاسو اجازت را کوئ۔

جناب سپیکر: هغه لیپس شو، هغے باندے آرډر او شو جی، لیپس شو۔ تاسو به جی په دے فریش کوئسچن را کړئ، زر به را شی، جواب به زر را شی۔

حافظ اختر علی: که دیکبنے شوے وے نو د دے سوال خو به جواب ملاؤ شوے وو، که ستاسو اجازت وی نو۔۔۔

جناب سپیکر: په دے بل کوئسچن را کړئ، اوس پرے یو آرډر پاس شو، لیپس، ما پرے لیکل هم او کړل لیپس او دغه هم شو۔ د حافظ صاحب کوئسچن وړومبے راولئ چه دوئ ځه کوئسچن هم را کړو، اوریجنل کوئسچن، Within ten days به تاسو ته جواب ملاؤ شی۔ جی بل کوئسچن، محترمه یاسمین ضیاء صاحبه۔ هغوی هم نشته جی؟ یاسمین ضیاء بی بی۔ دا دوئ، هیلتھ منسټر ورسره ځه چل کړے دے، ټول ئے غیر حاضر کړی دی۔ شاه جی صاحب! اووایه ځه چل مو کړے دے، دا بھرتی مو دوئ له کړے ده بیګا ؟

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں تو اتنا۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب کا مائیک آن کریں، کیا وجہ ہے؟

وزیر صحت: جناب سپیکر، میں تو یہ اتنا پلندہ اٹھا کر لایا ہوں، اس چیز کے سارے جوابات لے کر آیا ہوں، ممبر نہیں ہیں تو اس کا میں کیا کر سکتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، آپ نے کچھ مک مکا کیا ہے۔

وزیر صحت: جی؟

جناب عبدالاکبر خان: مک مکا کیا ہے۔

جناب سپیکر: اس میں کچھ چل ول نظر آتا ہے یا آپ کے خلاف اور ایجوکیشن کے خلاف تو ایسے بپھر جاتے ہیں، یہ آج کیوں، کیا کیا ہے رات کو؟

وزیر صحت: اب یہ خدا بہتر جانتا ہے، مجھے نہیں پتہ، رات کو اس کے ساتھ کیا ہو سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

* 394 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 'مفتی محمود ہسپتال' ڈی آئی خان میں مختلف اوقات میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) 2004-05 تا 2008-09 کل کتنی منظور شدہ پوسٹوں پر بھرتی کی گئی ہے؛

(ii) بھرتی کا طریقہ کار یعنی اشتہار، ٹیسٹ / انٹرویو، امیدواروں کے کوائف اور بھرتی شدہ افراد کے کوائف بمعہ مکمل پتہ، ڈومیسائل، عہدہ کی نوعیت وغیرہ سال 2004-05 تا 2008-09 فراہم کئے جائیں؛

(iii) 2008-09 میں ماہانہ سٹاف سٹیٹمنٹ (تصدیق شدہ) فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) اس عرصہ میں 242 بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ii) بھرتیوں کیلئے مروجہ قانون کے تحت باقاعدہ اشتہار، انٹرویو اور ٹیسٹ کا طریقہ اپنایا گیا ہے۔ دو عدد اشتہار روزنامہ 'مشرق' مورخہ 17 جولائی 2005 اور 3 فروری 2007 میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں جبکہ 36 صفحات پر مشتمل بھرتی شدہ افراد کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(iii) سات صفحات پر مشتمل ماہانہ سٹیٹمنٹ بھی اسمبلی لائبریری ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، اس میں 05-2004 سے 09-2008 تک جتنی پوسٹوں پر مفتی محمود (مرحوم) ہسپتال ڈی آئی خان میں بھرتیاں ہوئی ہیں تو اس میں جز (ب) کے جواب میں وہ لکھتے ہیں کہ 242 بھرتیاں کی گئیں اور جز (ب) کے سب جز (iii) میں اگر آخر میں آپ دیکھیں، میں نے ان سے پوچھا کہ 09-2008 میں ماہانہ سٹاف سٹیٹمنٹ (تصدیق شدہ) فراہم کی جائے کیونکہ سر، میں ڈبل چیک کرنا چاہتا تھا کہ واقعی محکمے نے جو رپورٹ دی ہے، کیا وہ حقیقت پر مبنی ہے؟ اور یہ سات صفحات پر مشتمل جو سٹیٹمنٹ دی گئی ہے، اس میں بھرتیوں کی تعداد 342 ہے، یعنی 100 بھرتیوں کا ذکر ہمیں نہیں مل رہا، تو میں یہ چاہوں گا کہ منسٹر صاحب اگر اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سو بھرتیاں زیادہ کی گئی ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بالکل سر، آپ سٹاف سٹیٹمنٹ دیکھ لیں۔ سٹاف سٹیٹمنٹ میں جو آخری بندہ ہے، اس کا نمبر ہے 343 اور یہاں پر یہ لکھتے ہیں کہ 242 ہیں، تو منسٹر صاحب اگر اس کے متعلق مہربانی کر کے میری تسلی کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی هیلته منسټر صاحب۔ د بل چا څه کوئسچن خو نشته ضمنی؟ جی هیلته منسټر صاحب۔

وزیر صحت: یہ آنریبل ممبر نے جو بات کی ہے، اس میں Ambiguity ضرور ہے تو میں نے ان سے کہا ہے کہ اگر یہ چاہیں تو ہم بیٹھ کر، کبھی تو بیٹھ کر اس کو Thrash out کریں گے۔ اس میں تھوڑی سی Ambiguity ضرور ہے لیکن اس کو Clarify میں کر سکتا ہوں جی، یہ اگر میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ جائیں تو اس Ambiguity کو ہم Clear کر کے پھر آپ کو رپورٹ پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ سو بندوں کا نمبر بہت بڑا ہے۔

وزیر صحت: یہ 05-2004ء۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک دو، چار کی اگر ہوتا، ایک دو، چار کی اگر ہوتا۔۔۔۔

وزیر صحت: یہ 05-2004 کی بات ہے جی، یہ 05-2004 کی اور 2008ء تک کی بات ہے۔

جناب سپیکر: جس وقت کی بھی ہے لیکن Ambiguity جو آپ کہہ رہے نا، وہ سو بندوں کی ہے۔

وزیر صحت: جی ہاں۔

جناب سپیکر: کوئی پانچ، دو، چار کی نہیں ہے کہ اس کو غلطی ہم سمجھ لیں۔ یہ تو غفلت ہے، انتہائی غفلت ہے یہ سو بندوں کی ایک فگر غلط دینا۔

وزیر صحت: نہیں، ان کو دی ہوئی ہے جی فگر لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اس کو ہم Thrash out کر سکتے ہیں اگر یہ چاہیں تو۔

جناب سپیکر: Mover کیا کہتا ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں، اگر وہ یہ Assurance دیتے ہیں کہ اس کو Thrash out کر لیں گے اور پھر اگر میری تسلی نہیں ہوئی، اس وقت بالکل۔۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Pending, pending.

وزیر صحت: ٹھیک ہے جی، اگر ان کی تسلی نہیں ہوئی تو پھر اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس کو پھر پینڈنگ کر لیں۔

جناب سپیکر: اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں، اگر تسلی نہیں ہوئی ہو پھر واپس ہو گا، دوبارہ اس کو کریں گے۔ محترمہ یاسمین ضیاء صاحبہ، کوئسچن نمبر 317۔ کوئسچن نمبر 317 ہے اس وقت۔

جناب عبدالاکبر خان: 394 ہو گیا ہے سر، اور 317 آگیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں ہیں؟ مسٹر عدنان خان وزیر صاحب۔ نہیں ہیں۔ یہ دیکھیں نا، اس میں منسٹر صاحب کا کوئی طریقہ نظر آرہا ہے۔ ایک بھی، ایک بھی نہیں ہے۔ گٹھ جوڑ نظر آرہا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جس طرح آپ کے سیکرٹریٹ کا کوئسچن لگا ہوا ہے جی۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئسچن تو سارے ٹھیک رہے ہیں لیکن Mover کوئی نہیں ہے، عدنان خان نہیں ہیں۔ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، کوئسچن نمبر؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: 394 ہے، سر۔

جناب سپیکر: جی بالکل۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: 458 نہیں ہے، سر؟

جناب سپیکر: ہاں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: 458 نہیں ہے؟

جناب سپیکر: 394۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: 458 ہے، سر۔ میرے خیال میں وہ تو ہو گیا ہے، سر۔

جناب سپیکر: یہ 394 ہو گیا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: وہ سر، ہو گیا ہے، یہ آخر میں ہے 458۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، یہ قلب حسن کا 416 پہلے ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: بس وہ بہر حال جیسے بھی ہے، ٹھیک اب کریں لیکن میرے پاس 458 ہے۔

Mr. Speaker: Syed Qalb-e-Hassan Sahib. Not present. Again Syed Qalb-e-Hassan Sahib. Not present. Again Janab Israr Ullah Khan Gandapur Sahib.

* 458 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے حلقہ پی ایف۔67 میں مختلف بی ایچ یوز، آر ایچ سیز، ڈسپنسریاں، تحصیل ہیڈکوارٹر اور دیگر ہسپتال وغیرہ موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں کیلئے کوالیفائیڈ عملہ، ڈاکٹرز، ڈسپنسرز وغیرہ کی آسامیاں منظوری ہوئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ہسپتالوں میں تعینات کوالیفائیڈ عملہ، ڈاکٹرز، ڈسپنسرز وغیرہ اور کلاس فور ملازمین کی تعداد، نام، عہدہ، کوائف بمعہ پتہ، ڈومیسائل اور چارج لینے کی تاریخ کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؛

(ii) جن ہسپتالوں میں کوالیفائیڈ عملہ، ڈاکٹرز، ڈسپنسرز وغیرہ نہیں ہیں، وہاں پر حکومت کب تک تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) عملہ کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(ii) اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس وقت دو زنانہ میڈیکل آفیسرز، دو ڈینٹل میڈیکل آفیسرز اور پانچ میڈیکل آفیسرز کی پوسٹیں خالی ہیں جو کہ جلد ہی پر کی جائیں گی جبکہ بی ایچ یو 'میر بازی' میں ایک عدد پوسٹ دائی کے انتقال کی وجہ سے خالی ہے، جسے جلد ہی پر کیا جائے گا۔

Mr. Speaker: Any suplementary?

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، اس میں میں نے اپنے حلقے کے متعلق بی ایچ یوز اور ان میں تعینات عملے کے متعلق پوچھا تھا لیکن جز (د) کے جواب میں، اگر آپ میرے سوال میں دیکھیں، میں نے ان سے پوچھا ہے کہ ان کا پتہ اور چارج لینے کی تفصیل الگ الگ فرمائی جائے کیونکہ سر، ان ہسپتالوں میں ایک طریقہ کار ہے کہ جنرل ڈیوٹی پہ ایک بندے کی ہارڈ ایریا میں پوسٹنگ ہوتی ہے لیکن ہمیں پتہ نہیں ہوتا کہ وہ جنرل ڈیوٹی پہ دوسری جگہ پر بیٹھا ہوتا ہے اور اس میں ہمیں یہ مشکلات پیش آتی ہیں کہ پھر وہ لوگ اس کو ڈھونڈتے رہتے ہیں، تنخواہ ایک غریب بی ایچ یو سے نکلتی ہے لیکن بندہ موجود نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ سر، یہ جو لوئر سٹاف ہے، ان کا پتہ اس وجہ سے میں جاننا چاہتا تھا کہ کس بی ایچ یو میں کہاں کا بندہ ہے؟ لیکن سر، نہ اس میں پتہ ہے اور نہ چارج لینے کی تاریخ ہے، تو اگر منسٹر صاحب مہربانی کر سکیں، اس کے متعلق میری تسلی کرادیں کہ اس میں یہ Ambiguity کیوں ہے، سر؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Ji Munawar Khan Sahib, supplemetary question?

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، منسٹر صاحب سے میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں، جیسے گنڈاپور صاحب نے کہا کہ جتنے بھی، میں لکی ڈسٹرکٹ کے بارے میں بات کروں گا سر، کہ لکی ڈسٹرکٹ میں تقریباً سارے بی ایچ یوز خالی ہیں، کوئی بھی اس میں میڈیکل آفیسر نہیں ہے، سر۔ میجارٹی جتنے بھی بی ایچ یوز ہیں، وہاں سارے ڈاکٹرز کی پوسٹیں Vacant ہیں اور دوسرا سر، میں نے پچھلے دنوں بھی ایک بات کی تھی کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ادھر کوئی Tension والا ایریا تو نہیں ہے؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں سر، کوئی Tension والا ایریا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، Calm and quiet area ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: بالکل سر، ایسے بی ایچ یوز ہیں کہ وہاں پہ کوئی اس قسم کی Tension نہیں ہے، ابھی تو بالکل Clear ہے علاقہ، اور دوسری بات میں نے یہی کہی تھی کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں آرمی پڑی ہوئی ہے اور مین روڈ جو ہسپتال کو جاتی ہے، وہ انہوں نے بند کر دی ہے، ابھی وہاں پر شناختی کارڈ سے انٹری ہوتی ہے تو وہاں پہ مریض نے اب جانا چھوڑ دیا ہے سر، اب سارا بوجھ آ گیا ہے سٹی ہسپتال پر، تو میں نے ریکویسٹ کی تھی، منسٹر صاحب بعد میں آ گئے تھے تو اس وقت منسٹر صاحب نے مجھے تسلی دی تھی، میں نے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ وہاں پہ جو میڈیسنز پڑی ہوئی ہیں اور جو ڈاکٹرز ہیں، ان کو فی الحال لکی سٹی

ہسپتال ٹرانسفر کیا جائے تاکہ جو مریض اب لکی سٹی ہسپتال جا رہے ہیں تو وہاں پر ان کو میڈیسن مل سکے کیونکہ وہاں پر آرمی کبھی نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں اچھی بات ہے۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میری سر، یہ ریکویسٹ ہے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے، میڈیسنز ضائع ہو رہی ہیں۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟ جی ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه، جناب سپیکر۔ جناب والا، دے زمونږه خپله ضلع کښے دا سے حال دے چه دا ټول بی ایچ یوز، هیلتھ سنټرے ټولے خالی دی، والله چه هلته لاړ شو، خرے پکښ سرېږی او سټاف نشته او که چرته منسټر صاحب دغه نمونه، د کرک ډی ایچ کیو هسپتال چه دے، هغه به عالی شان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنه به دا وی کنه چه دے کوئسچن سره Related سوال اوکړئ، دا د کوم پی ایف متعلق چه هغوی کړے دے کنه، د هغے Data به وی۔ که د بل ځائے کوئ، د هغے Data به منسټر سره نه وی، هغوی به هم دغه درته اووائی چه ما سره Data نشته۔

ملک قاسم خان خٹک: مخکښے جی دغه مونږ کوئسچن کړے وو، Already هغه په دغه باندے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه مخکښے خبرے پرېږده، اوسنئ خبره روانه چه کومه ده۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: په دے باندے زۂ جی دا ریکویسټ کومه چه زمونږه د هسپتال څه۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: هلته هم څه، تاسو ته هم؟ جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زۂ جی هم دغه، لکه دے ملک صاحب خبره اوکړه، هم دغه حالات جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ هنگو کښې هم دغه حال دے ؟

مفتی سید جانان: بالکل هم دغه جی، زهٔ پخپله شو هسپتالونو ته لاړ یم، هلته میاشتو میاشتو نه ډاکټران نه راځی، مونږ په موقع باندے جی لیدلی دی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، ټهیک شوه۔

مفتی سید جانان: نو دا مهربانی د اوکړی چه سټاف-----

جناب سپیکر: مسنټر صاحب! د دوئ دواړو معززینو تسلی هم اوکړئ جی، آنربیل ممبرز دی زمونږه د هنگو او د کرک-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میرا بھی جناب سپیکر،-----

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی، دا لږ کوئسچن پرے راوړئ کنه، تاسو کوئسچن نه راوړئ کنه۔ دا منور خان چه څه وائی او دا اسرار الله گنډا پور صاحب جی۔

وزیر صحت: جہاں تک جناب سپیکر، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب کے سوال کا تعلق ہے تو اس کے اندر ہم نے یہ تفصیل، Addresses ان کے دے دیئے ہیں اور اگر اس کے باوجود اور کوئی انفارمیشن لینا چاہیں تو جو انہوں نے مانگے تھے، وہ ہم نے سارے Provide کر دیئے ہیں اور جہاں تک ان کا تعلق ہے، انہوں نے کہا ہے اس ہسپتال کے حوالے سے، تو انہوں نے مجھ سے بات کی تھی اور یہ ان کا جو کہنا تھا کہ وہاں پر چونکہ آرمی پڑی ہوئی ہے تو آرمی صرف جو ان کے Residential area ہے، اس میں ہے، Itself ہسپتال میں نہیں ہے۔ ابھی بھی وہاں پر لوگ جا رہے ہیں اگرچہ اس تعداد سے بے شک نہیں جا رہے ہیں لیکن لوگ Regularly وہاں پہ جاتے ہیں، وہاں پر لوگ ابھی بھی Treatment کیلئے جا رہے ہیں۔ میری انفارمیشن کے مطابق ابھی بھی لوگ جا رہے ہیں لیکن انہوں نے کہا تھا کہ وہاں سے میڈیسن شفٹ کر دیں، جو Required medicines سٹی کے اندر جو ہسپتال ہے، اس کے اندر موجود ہیں اور اگر ضرورت پڑی تو ہم ان کو وہاں پر میڈیسن مہیا کریں گے لیکن اس وقت وہاں پر میڈیسن موجود ہیں اور دوسرا ہسپتال بھی Functional ہے، وہاں پر بھی لوگ جا رہے ہیں۔ اگرچہ وہ شناختی کارڈ، ان کی بات ٹھیک ہے کہ وہ تھوڑا سا Security measure ضرور لیتے ہیں لیکن لوگ ابھی بھی وہاں پر جا رہے ہیں اور جہاں تک-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس میں سر، یہ ہے کہ دونوں طرف سے روڈ بند ہے، شناختی کارڈ پر انٹری ہوتی ہے مریض کی۔ منسٹر صاحب کی بات صحیح ہے کہ آرمی پڑی ہوئی ہے، گیٹ پر آرمی کھڑی ہے سر، شناختی کارڈ پہ، روڈ بھی بند کیا ہوا ہے، کوئی گاڑی بھی اندر نہیں جا سکتی تو اس سلسلے میں میری ریکویسٹ ہے کہ یہ مریضوں کو تکلیف ہے اور میڈیسن، ڈاکٹرز بھی نہیں جاتے، جب ایک ڈاکٹر کی شناختی کارڈ پر انٹری ہوتی ہے تو مریض کیسے جائے گا ادھر؟ تو سارا رش سٹی ہسپتال پر پڑا ہوا ہے سر۔ میری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ ڈاکٹرز جو ہیں، سپیلسٹ بیٹھے ہیں ڈی ایچ کیو میں اور میڈیسن۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اب وہ Hindrances ہٹانا چاہتے ہیں، روکاوٹیں ہٹانا چاہتے ہیں یا وہی دوائی دوسرے ہسپتال شفٹ کرنا چاہتے ہیں؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، آرمی نے تو بالکل Barriers لگائے ہوئے ہیں، وہ تو ادھر کوئی جا ہی نہیں سکتا۔ آپ نے جانا ہو، یہاں پہ روڈ ہے لیکن تقریباً دو تین فرلانگ آپ کو اس طرح سے کچی روڈ پہ جانا ہو گا، پھر اس طرح انٹری کریں گے اور کچی روڈ سے آپ کے شناختی کارڈ چیک کریں گے اور گاڑی بھی نہیں جا سکتی۔ ایک مریض ہے گاڑی میں، تو پھر اس کو وہاں پر گاڑی سے اترنا پڑتا ہے، پھر ادھر آپ جا سکتے ہیں، تو یہ مریض کیسے جائیں گے اس ہسپتال میں، سر؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جیسے انہوں نے کہا کہ وہاں پر دوسرا ہسپتال جو ہے، وہ Functional ہے، وہاں پر ڈاکٹرز بھی جا رہے ہیں اگرچہ اس کے مریضوں کی تعداد کم ہے لیکن وہاں پہ مریض Regular visits کر رہے ہیں کہ جو سپشلسٹس وہاں پہ ہیں، ان کو لوگ Visit کرتے ہیں۔ یہ ان کی اس حد تک بات ٹھیک ہے کہ وہاں پہ جانے میں لوگوں کو تکلیف ہے کہ وہاں پر جو Security measures انہوں نے لیے ہوئے ہیں، وہاں پر آرمی پوری پڑی ہے اور وہاں حالات اس قسم کے ہیں کہ ان کو ایسے Measures اٹھانے پڑتے ہیں لیکن جہاں تک مریضوں کا تعلق ہے، ڈاکٹروں کے وہاں پر ہونے کا تعلق ہے، تو ڈاکٹرز وہاں پہ موجود ہیں اور اس چیز کو میں ان کو Verify کرا سکتا ہوں کہ ڈاکٹرز یہاں پر موجود ہیں۔ ہاں جہاں تک ان کا یہ سوال کہ دوسرے ہسپتال میں میڈیسن، تو دوسرے ہسپتال میں جو سٹی کے اندر ہے، وہاں پہ میڈیسن کی مقدار موجود ہے اور لوگوں کو میڈیسن کے حوالے سے کوئی تکلیف نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تکلیف نہیں ہے؟

وزیر صحت: کوئی تکلیف نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میڈیسن وافر مقدار میں ہیں؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہ سر، میرا حلقہ ہے، وہاں کا ایم پی اے ہوں، مجھے زیادہ معلومات ہیں۔یہاں پر میں جو بات کر رہا ہوں تو مجھے پہلے یہ شکایت نہیں تھی، اس ہسپتال سے تو مریضوں کو تکلیف ہے، وہ مریض سارے لکی سٹی ہسپتال جارہے ہیں سر۔اب آپ خود سوچیں کہ ایک شناختی کارڈ پر اگر مریض انٹر ہوتا ہے تو وہ مریض کیسے Easily سٹی ہسپتال چلے جاتے ہیں؟تو سر، یہ منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ میں تو یہ Permanent نہیں چاہتا کہ آپ، یا تو سر، یہ روڈ کھول دیں جو انہوں نے، آرمی والوں نے بند کر دیا ہے اور پھر وہاں پر مجھے پتہ ہے کہ کوئی Patient، ابھی تک Serious patient تو سارے سٹی ہسپتال جاتے ہیں، سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک، یہ ایشو ایسا ہے کہ آپ دونوں میرے خیال میں بیٹھ جائیں منسٹر صاحب کے ساتھ اور Sort out کر لیں کہ یہ آیا روڈ کھول سکتے ہیں یا ادھر وافر مقدار میں میڈیسن دے سکتے ہیں؟ دونوں باتیں Sort out کر لیں۔اسرار اللہ خان! آپ کی تسلی نہیں ہوئی، جواب ہی صحیح نہیں ملا؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، اس میں جیسے میں نے کہا کہ ان کے پتے جو ہیں، وہ اس میں Available نہیں ہیں اور اگر List of dispensaries منسٹر صاحب دیکھ لیں، اس میں سر، یہ سول ڈسپنسری کلاچی سٹی نمبر 6 میں وقاص نام کا بندہ ہے، چوکیدار ہے اور اس کے ڈومیسائل میں بھی سوالیہ نشان ہے اور پوسٹنگ میں بھی سوالیہ نشان ہے اور یہ List of dispensaries in PF-67 vide 'Annexure-F' ہے تو اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے منسٹر صاحب سے کہ اس میں Discrepancies ہیں اور پتے انہوں نے اس وجہ سے نہیں دیئے کہ انہوں نے باہر سے بندے بھرتی کر کے اس میں ڈالے ہیں تو میری ان سے ایک گزارش ہو گی کہ اگر سیکرٹری صاحب کو ہدایات کر دیں کہ وہ ای ڈی او ہیلتھ کو بھی بلا لیں اور اگر ان کے پاس کوئی ٹائم ہو تا کہ اس کو ہم دیکھ سکیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ہیلتھ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، وہ میری بی ایچ یو کی بات کہ وہاں پر سارے بی ایچ یوز خالی پڑے ہیں، وہاں پہ کوئی ڈاکٹر نہیں ہے۔

وزیر صحت: فریش کوئسچن ہے جی۔ اب اس کے انفارمیشن میرے پاس Half and cost ہے۔
(قہقہہ)

جناب سپیکر: آپ دونوں بیٹھیں گے نا تو یہ سارے ایشوز ادھر Sort out کریں گے اور باقی جس سوال میں پوچھا گیا ہے نا کہ اس کے پاس Data نہیں ہوتا، تو منسٹر کے پاس جو Concerned سوال ہوتا ہے، اس کا Data ہوتا ہے لیکن جو ضمنی سوال ایسا آ جاتا ہے تو پھر وہ۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ویسے سر، بڑے عرصے کے بعد منسٹر صاحب آئے ہیں، اسلئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں یہ بات صحیح ہے آپ کی، یہ ہاؤس کو No lift کر رہے ہیں، یہ کافی عرصہ بعد آئے ہیں۔ منسٹر صاحب آئندہ کیلئے ریگولر آیا کریں تاکہ معزز اراکین آپ کی شکل کو، (قہقہہ) موجودگی کو دیکھیں، تسلی ہو جایا کرے، یہ صحت کا معاملہ ہے، یہ صحت کا معاملہ ہے۔

وزیر صحت: میں نے کہا کہ آپ بھی ملک سے باہر ذرا کم جایا کریں۔

(قہقہے/تالیاں)

جناب سپیکر: محترمہ ساجدہ تبسم بی بی۔ یہ بڑی زیادتی ہے، یہ بڑی زیادتی ہے کہ کوئسچن پوچھ کے پھر نہیں آتے ہیں میرے معزز اراکین، تو یہ بڑی زیادتی ہے۔ جناب تاج محمد خان ترند صاحب۔

* 528 _ جناب تاج محمد خان ترند: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بٹگرام میں ضلع ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور کوزہ باندہ میں آر ایچ سی موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ہسپتالوں میں کونسی آسامیاں خالی ہیں؛

(ii) آیا حکومت مذکورہ ہسپتالوں میں خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بٹگرام میں جو آسامیاں خالی ہیں، ان کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے جبکہ آر ایچ سی میں چار ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) (i) تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

(ii) ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال میں خالی آسامیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے جلد پر کر دی جائیں گی جبکہ 1تا15 تک کی خالی آسامیاں پر کرنے کیلئے ضلعی حکومت سے درخواست کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال کوئی ہے؟

جناب تاج محمد خان ترند: شکریه، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، د 2005 په زلزله کښے زمونږه د بټګرام هسپتال چه وو، هغه بالکل تباه شوے وو خو زهٔ په دے موقع باندے د جاپان د حکومت شکریه ادا کومه چه هغوی په بټګرام کښے یو ډیر غټ هسپتال جوړ کړے دے او زما په خیال باندے په هزاره ډویژن کښے د ایوب میډیکل کمپلکس نه پس دا د هزاره ډویژن د ټولو نه لوے هسپتال دے او جناب سپیکر، هغے کښے د ډاکټرانو او نور سټاف ډیر کمے دے حالانکه هسپتال کښے چه هغوی کوم ضروری Equipment وی، هغه ئے هم ورکړی دی نو زما دے منسټر صاحب ته ستاسو په وساطت باندے دا ګزارش دے چه هلته کښے د کوم کوم سټاف کمے دے، دوئ هغه لسټ ورسره لګولے دے، چه هغه زر تر زره هغے کښے تعینات کړی۔ شکریه۔

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری، جی منسٹر ہیلتھ! پلیز جواب دے دیں۔

وزیر صحت: جناب سپیکر، ان کو میں نے (ج) میں جواب دیا ہے کہ جو ڈاکٹرز کی وہاں پر کمی ہے، پبلک سروس کمیشن کو ان کی ریکوزیشن بھیج دی گئی ہے اور انہوں نے اس کا پراسس شروع کیا ہوا ہے۔ جب بھی وہ پراسس ختم کرتے ہیں تو وہ ڈاکٹرز ان کو Provide کر دیئے جائیں گے۔ باقی پیرا میڈیکس اور دوسرے حوالے سے سٹاف وہاں پر موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی ترند صاحب، پھر----۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، دوئ چه کوم لسټ را کړے دے، دیکښے د ډاکټرانو خبره کومه جی۔ هغے کښے د منسټر صاحب او د سیکرټری صاحب شکریه ادا کومه چه کافی ډاکټران دوئ لیږلی دی۔ دوئ چه کوم ډاکټران هلته اولیږی جی نو هغه بله ورځ بیا هلته نه ټرانسفر شی نو زهٔ وایم، منسټر صاحب ته دا هم ګزارش کومه چه د هلته نه کوم ډاکټر دوئ ټرانسفر کوی، د هغه د Substitute ورکوی جی، نو چه بل ډاکټر هلته ځی نو هله د هلته نه ټرانسفر کیږی۔

دوئ ډاکټران اولیږی هلته خو بله ورځ بیا هلته د هغه ټرانسفر اوشی، بل ځائے ته راشی۔

جناب سپیکر: هغوی واپس خپل ټرانسفر اوکړی؟ جی منسټر صاحب۔

وزیر صحت: ٹھیک ہے جی، I agree کہ جب اگر کوئی ڈاکٹر وہاں سے ٹرانسفر ہو گا تو ان کا Consent لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ۔ موجود نہیں ہیں۔ محمد ظاہر شاہ خان۔ ظاہر شاہ صاحب، شانگلہ۔ جی ملک قاسم خان صاحب، ستاسو اوس سوال راغے۔

* 573 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کرک میں گریڈ 1 سے گریڈ 12 تک مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بھرتیوں میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اور عوامی شکایات پر انکوائری کی گئی جس کے نتیجے میں تمام بے ضابطگیاں عیاں ہو گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ بے ضابطگیوں میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے اور مستحق افراد کو ان کی اہلیت کے مطابق حق دلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، گریڈ 1 سے گریڈ 9 تک کی بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں، اس ضمن میں ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کی رپورٹ کے مطابق تمام بھرتیوں کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا اور ساتھ یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ مذکورہ آسامیاں دوبارہ مشتہر کی جائیں۔ اسی اثناء میں پشاور ہائیکورٹ نے مورخہ 2009-01-21 کو ایک حکم امتناعی جاری کیا جس میں تمام احکامات کو معطل کر کے مذکورہ سٹاف کو ڈیوٹی انجام دینے کا حکم صادر فرمایا گیا۔

(ج) چونکہ کیس اب بھی عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے، اسلئے عدالت کا فیصلہ آنے کے بعد ضروری کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری پکښے شته جی؟

ملک قاسم خان خٹک: نه جی، دا خو بالکل کلیر ده، منسټر صاحب ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

ملک قاسم خان خٹک: دا بالکل کلیر جواب دے ، تاسو خپله هغه وینئی، منسټر صاحب ته ریکویسټ کوؤ چه کمیټئ ته د ریفر شی۔

جناب سپیکر: نو دا خو کلیر دے۔

ملک قاسم خان خٹک: بالکل کلیر د وئ لیکلی دی، هرڅه Fit دی جی۔

جناب سپیکر: ستاسو تسلی ده چه کلیر دے نو؟

ملک قاسم خان خٹک: نو کمیټئ ته د ریفر شی جی۔

جناب سپیکر: ہاں؟

ملک قاسم خان خٹک: کمیټئ ته ریکویسټ کوؤ جی، چه ریفر شی جی۔

جناب سپیکر: نه تاسو وئیل چه کلیر دے نو بیا څنگه ریفر کړو؟

ملک قاسم خان خٹک: نه، نه، کمیټئ ته چه ریفر کړئ جی کنه، دا خو زما ریکویسټ دے چه کمیټئ ته د ریفر شی، کلیر جواب د هغے باندے-----

جناب سپیکر: نه چه کلیر دے نو څه د پاره ئے لیږئ؟

ملک قاسم خان خٹک: نه خو کمیټئ ته چه ریفر شی جی کنه، هغے باره کښے منسټر صاحب څه-----

جناب سپیکر: یا ئے Totally oppose کړه چه دا جواب غلط دے نو هله به زۀ کمیټئ ته، یا بل څه ریکویسټ به اومنم کنه چه هاؤس ته، معزز اراکین به Convince کوئ چه او دوئ جواب غلط راکوی یا څه دی یا څه دی؟

ملک قاسم خان خٹک: Irregularity هر څه دوئ ایډمټ کړی دی اوس دے باره کښے۔

جناب سپیکر: هاں جی، بنه جی۔

ملک قاسم خان خٹک: کمیټئ ته جی ریفر شی، مونږ دا وایو چه دوئ هر څه ایډمټ کړی دی، منسټر صاحب ته زۀ دا وایم چه دوئ به څه کوی؟ څه مونږ ته د منسټر صاحب دا جواب راکړی چه دوئ به Further په دے باندے اوس څه کوی؟

جناب سپیکر: بنه دا کیس عدالت کښې دے څکه پکښې څه نه وایے ؟

ملک قاسم خان خٹک: نه جی زهٔ دا وایم چه دا د کمیټۍ ته ریفر شی او دوئ خو دا منلی دی کنه جی چه دا Irregular دی۔ د دے ټول انکوائری شوے ده، اوس منسټر صاحب د دے نه Further چه عدالت نه واپس شی، څه خو به کوی کنه جی۔ دا د معزز هاؤس پراپرټی ده، اوس دے باندے د منسټر صاحب نه زهٔ دا ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا د کوم وخت کیس دے چه عدالت ته تلے دے ؟

ملک قاسم خان خٹک: اوس، اوس، دا زمونږ کیس دے جی۔

جناب سپیکر: Recent occurrence تا کړے دے ؟

ملک قاسم خان خٹک: جی هاں، جی هاں۔

جناب سپیکر: لاء منسټر صاحب څه شو جی؟

میاں نثار گل (وزیر جیلخانه جات): جناب، ما ته اجازت دے، زهٔ جواب ورکوم؟

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔

وزیر جیلخانه جات: مهربانی جی۔ دا ملک صاحب دے باندے اظهار خیال نه کوی او کیدے شی چه دا وجه وی چه زهٔ د سیټ نه راغلمه، زهٔ د دهٔ شکریه ادا کومه خو سپیکر صاحب، چه یو کیس Already په هائیکورټ کښې چلیږی نو هغے باندے چه کوم زما خیال دے، دلته بحث کول یا ملک صاحب چه په دے Insist کوی چه دا د کمیټۍ ته حواله شی، څو پورے چه د هائیکورټ Decision نه وی راغلے نو مونږ او تاسو Bound یو چه دے باندے هیڅ Decision نه شی کولے۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیټ (ډپټی سپیکر): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی جناب خوشدل خان صاحب۔

وزیر جیلخانه جات: دلته کښې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه دے پسے، دا کوئسچن لا ختم نه دے۔ ضمنی کوئسچن جی؟

ډپټۍ سپیکر: سپیکر صاحب، ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ پرون نه بله ورځ ما هم په دے باندے سپلیمنټری کوئسچن کړے وو خو هغه زمونږه محترم منسټر صاحب موجود نه وو۔ زۀ یو پندره ورځ مخکښے دے ستي هسپتال ته تلے ووم، ما د هغے وزټ کړے وو او هغے کښے چه ما اوکتل چه کوم Employment شوے دے Illegal, irregular appointments نو هغه ټول، During the present M.S شوی دی او ما دے هاؤس ته هم دوه شناختی کارډونه ښودلی دی چه هغے کښے د یو Appointment شوے دے، He belongs to Rawalpindi and the other one belongs to Nowshera district او According to the rules----

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب! اوس دا 'کوئسچنز آور' دے کنه نو د دے ښه Proper طریقه خو دا ده چه کال اټینشن باندے راشئ یا بل موشن باندے راشئ چه صحیح بحث پرے اوشی۔ که اوس-----

ډپټۍ سپیکر: دا نه، تاسو هغه بله ورځ په دے باندے څه رولنګ پاس نه کړو، تاسو دا Reserve اوساتلو نو ځکه زۀ پاڅیدمه، په دے باندے تاسو هیڅ قسم رولنګ پاس نه کړو او دا یو ډیر Important دے ځکه دیکښے Illegality ده، I am talking about the rules. According to these rules, rule 12(3) -----

جناب سپیکر: نه، رولز باندے څه موشن باندے به راځئ کنه۔

ډپټۍ سپیکر: سپلیمنټری کوئسچن سره Related ځکه دے چه څنګه زمونږه محترم ممبر صاحب، ملک قاسم صاحب اووئیل چه Irregularity ثابت شی او د هغے خلاف خلق هائیکورټ ته تلی دی نو زما مطلب دا دے، په دے هاؤس کښے ئے دا Raise کړے دے Before your honour چه دا Irregularity په ستي هسپتال کښے هم شوے ده، لهذا منسټر صاحب د د دے Explanation ورکړی چه د دۀ په موجودګئ کښے ولے دا Illegal او Irregular appointments کیږی او In violation of the rules کیږی؟ زما دا کوئسچن دے او په دے باندے تاسو پرون نه هغه بله ورځ څه رولنګ ورنکړو، دا تاسو Reserve اوساتلو نو په دے باندے تاسو له رولنګ ورکول پکار دی۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔ میاں نثار گل صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر جیلخانہ جات: ما جی دا نه دی وئیلی چه Irregularity باندے هائیکورټ ته راځی، ما دا اووئیل چه Already چه کوم Appointments ډ سټرکټ کرک کښے شوی دی، په هغے باندے کیدے شی څه خبره وی، هغه خلق په دے لاړ دی هائیکورټ ته چه مونږ سره ظلم کیږی۔ اوس ئے Stay راغستے ده هائیکورټ نه، کلاس فور ملازمین لاړ دی هائیکورټ ته او هغوی Stay راغستے ده، زما جی دا مطلب وو او کومه خبره چه په هائیکورټ کښے تاسو، خوشدل خان، ستاسو چه کومه خبره ده، هغه د دے Irregularity ده، زما خبره دا ده چه زما ډسټرکټ کښے پوسټونه ایډورټائز شوی دی، باقاعده انټرویو پرے شوے ده، باقاعده ټیسټ پرے شوے دے، هر څه پرے شوی دی، I don't know چه ولے؟ بل جی سیکرټری هیلتھ هغه Held in abeyance کړی دی، Held in abeyance باندے هغه خلق لاړ دی هائیکورټ نه ئے Stay راغستے ده۔

ډپټی سپیکر: جناب والا، زهٔ Through Chair ریکویسټ کومه چه میاں صاحب، دا زما پوائنټ نه دے-----

جناب سپیکر: نه، اوس دا دوئ چه کوم ریفرنس ورکړو کنه-----

ډپټی سپیکر: (میاں صاحب) تاسو سره زما څه کار نشته دے، زهٔ د سټی هپستال باره کښے خبره کومه۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان! تاسو ته دا جواب چه کوم راغے چه کوم څیز په کورټ کښے Under trial وی نو هغے باندے دلته مونږ بحث نه شو کولے۔

ملک قاسم خان خټک: سر، ګوره یو داسے دا سوال نا مکمل دے او د دے جی انکوائری رپورټ تاسو ته راوړے دے، د 'درے' سرټیفکیټونه د میډیکل ټیکنیشنز ئے راوړی دی جی باقاعده چه د هیلتھ دلته کښے کومه اداره ده، هغے هغه بوګس قرار کړی دی۔ آخر د انسان د صحت سوال دے، تاسو پخپله سوچ اوکړئ، یو سړے پرے هائیکورټ ته ځی، زهٔ د منسټر صاحب نه دا پته کوم چه آخر کار یو سړے د 'درے' نه سرټیفکیټونه اخلی، دا څنګه انټرویو ده چه هغے کښے، باقاعده فیکلټی د دا بوګس قرار کړی ټول سرټیفکیټونه، څومره Appointments چه دی، هغه بوګس قرار کړئ۔ د فیکلټی نه-----

جناب سپیکر: گوره جی په دے باندے تاسو چه د کوم څیز Data غوښتے ده، هغوی تا ته در کړے ده۔

ملک قاسم خان خٹک: نه ئے ده راکړے جی۔ انکوائری رپورټ دے سره نښته، څه مونږ له د منسټر صاحب دے باره کښے-----

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب د هغے جواب درکړو چه اوس دا کورټ کښے دے۔

ملک قاسم خان خٹک: زما کوئسچن د ظاهر شاه خان نه دے، ما د میاں نثار گل نه کوئسچن نه دے کړے۔

جناب سپیکر: هغه خو ما د لاء منسټر صاحب نه غوښتو خو هغوی هغه جواب ما له راکړو۔

ملک قاسم خان خٹک: نه جی، ما، نه جی-----

جناب سپیکر: Legal opinion هغوی راکړو۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، ما د هیلتھ منسټر نه کولو، میاں نثار گل د هیلتھ منسټر نه دے، هغه د جیل منسټر دے۔

جناب سپیکر: دے څوک پوهه کړئ یار؟ جی لاء منسټر صاحب، تاسو اووایئ، Legal opinion راکړئ۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): داسے ده جی چه بیشک بالکل دا قانون دے چه کوم کلاس فور دی، They have to be local یا لوکل ډسټرکټس نه پکار وی یا کم از کم بیا لوکل ډویژن نه پکار دی، دا قانون دے او مطلب دا دے چه د هغے حیثیت دا د رولنگ ډیر بخښنے سره، د رولنگ نه هم زیات دے نو په دے باندے د رولنگ ما ته خو داسے څه حاجت نه ښکاری، داسے د خیر چه کوم Aggrieved خلق دی، چه د چا حق وهلے شوے دے، هغه لوکل خلق عدالتونو ته تلے شی که Illegal appointments شوے وی خو دا ده چه د حکومت د یو ذمه وار منسټر په حیثیت زمونږه د ټولو فرض دی چه هر یو ایم پی اے له خپل حق په خپله حلقه کښے ورکړو او دا خو وزیر اعلیٰ صاحب هم وئیلی دی چه بس دے،

د اختر نه پس چه کوم میټنګ شروع وو د ټولو جائنټ پارلیمانی پارټو بلکه ټول اپوزیشن سره، چه بس دے چه څه شوی دی، شوی دی، دے نه پس مخکښے چه کوم دے، هغه به Irrespective د دے نه چه دا اپوزیشن دے یا دا پیپلز پارټی ده یا نیشنل پارټی ده، نو دغه شان یو ښه Spirit پکار دے خو Legally دا ده چه د چا حق وهلے شی، هغه د عدالت ته ځی ځکه چه Irregularity ده۔ مهربانی۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، زهٔ هیلتھ منسټر صاحب نه دا تپوس کول غواړمه چه حیات آباد میډیکل کمپلیکس کښے پوسټونه ایډورټائز شوی وو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکښے د رولنګ زمونږ ضرورت نشته۔

ملک قاسم خان خټک: سپیکر صاحب، زهٔ هیلتھ منسټر صاحب نه دا غواړم چه زما سوال کمیټئ ته اولیږی۔

جناب سپیکر: جی هیلتھ منسټر صاحب به ستا خبره Wind up کوی، بس ښه شوه پخپله Wind up شوه۔

وزیر صحت: نه جی زهٔ خبره کوم په دے ایشو باندے، د دے جواب ورکوم جی۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر صحت: د دے خبرے جواب ورکوم۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، د حیات آباد حلقے کالج کښے څه پوسټونه ایډورټائز شوی دی، د هغے باره کښے خبره کوم۔ پرون ما پرنسپل سره خبره اوکړه چه هلته څو پوسټونه ایډورټائز شوی دی او هغے ته زمونږه خلقو Apply کړے ده نو تاسو مهربانی اوکړئ چه زمونږه د علاقے کسان پرے اوکړئ۔ هغوی ما ته Straightaway دا خبره اوکړه چه ما ته هیلتھ منسټر صاحب نهه نامے راستولے دی نو زهٔ به هغه نهه واړه کسان کلاس فلور Appoint کوم۔ څنګه چه زمونږه لاء منسټر صاحب دلته کښے آن دی فلور دا خبره اوکړه چه چیف منسټر صاحب یو فیصله کړے ده چه د یو حلقے حق تلفی به نه کیږی نو دا خو واضحه زما د حلقے حق تلفی ده او دغلته کښے چه کوم Appointments کیږی، پکار ده چه هغے کښے ټول زمونږه لوکل کسان اوشی ولے چه د هیلتھ ډیپارټمنټ، ایجوکیشن ډیپارټمنټ، ایګریکلچر ډیپارټمنټ د مختلفو سکیمونو د پاره

حکومت زمونږ نه مفتو کښے زمکے اغستے دی او مونږ ته پرے روزګار نه راکوی نو هلته کښ چه کوم پوستونه دی، مهربانی د اوکړے شی چه هغه د ډ کیږی نه او په هغے باندے چه کوم آرډر دوئ کړے دے ، مهربانی د اوکړی هغه د واپس شی۔ که نه وی، هغه خلق به هم بیا عدالت ته ځی او عدالت نه بیا Stay اخلی نو داسے قیصه به ترینه جوړه وی۔ نو مهربانی د اوکړی که هغه آرډر ئے کړے وی چه هغه واپس کړی۔

جناب سپیکر: تاسو څه وایئ جی هیلتھ منسټر صاحب؟

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب، زهٔ هم یو عرض لرم۔

جناب سپیکر: اوریږه، لږ صبر جی۔ زمین! تهٔ لږ یو منټ کښینه۔ هیلتھ منسټر صاحب۔

وزیر صحت: ټولو نه اولنے خبره، سپیکر صاحب، ان کی جو بات ہے جو ملک قاسم، آنریبل ممبر نے کہی ہے، اس کے اوپر تو محکمے نے انکوائری کی تھی اور محکمے نے انکوائری کرنے کے بعد یہ قرار دیا تھا کہ غلط بھرتیاں ہوئی ہیں اور اس کے اوپر جب ہم نے ایکشن لیا تو جن لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، انہوں نے کورٹ کو Approach کیا ہے اور اس کے اوپر Stay orders ہیں۔ اب وہ کورٹ کیس ہے اور اس کے اوپر مزید میں Comments نہیں دے سکتا اور اس کا جو اس وقت کا ای ڈی او تھا، وہ ایک ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور اس کی Death بھی ہو چکی ہے۔ جہاں تک تعلق ہے خوشدل خان صاحب کے سوال کا، تو Already انہوں نے سٹینڈنگ کمیٹی میں اس ایشو کو اٹھایا ہوا ہے، I don't know کہ یہ کس قانون کے تحت پھر اس سوال کو اسمبلی میں لا رہے ہیں؟ Already یہ جو سبجیکٹ ہے، اس پہ ہماری ایک میٹنگ ہو چکی ہے سٹینڈنگ کمیٹی کی، کل پھر میٹنگ ہے تو یہ پھر اس فلور پہ لانا، تو پھر یا تو یہ وہ میٹنگ Attend نہ کرتے یا پھر اس فلور پہ لے کر نہ آتے اور جہاں تک تعلق ہے دوسرے ہمارے آنریبل ممبر عطیف الرحمان صاحب کا، تو یہ ہسپتال پشاور میں بڑا ہسپتال ہے، اگر وہ ایک جگہ پہ ہے تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ وہ اس حلقے کا ہسپتال ہے، یہ سارے صوبے کا ہسپتال ہے، کوئی بھی بندہ اس کے اندر آ کر ایمپلائمنٹ کر سکتا ہے، میری تو اس میں کوئی Contention نہیں ہے۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر، داخو جی د کلاس فور، د Peons پوستونه دی، پکار دا ده چه زمونږه لوکل خلق پرے بھرتی شی ولے چه دا څومره زمکے

دی، دا ټولے تقریباً حکومت مونږ نه مفتو کښے اغستے دی، پکار دا ده چه د هغے څه متبادل مونږ ته راکړی کنه۔

ډپټی سپیکر: کوم ځائے کښے ، Whenever an illegality comes in your notice, this is your constitutional obligation to give a ruling چه دا Illegality شوے ده؟ عطیف خان چه کومه خبره اوکړه چه زما حلقه کښے 'نان لوکل' شوی دی، قانون د دے دا وائی، رول 12، سب رول 3 دا وائی چه تاسو لوکل به کوئ ایک نه واخله تین پورے نو که چرے ایک نه واخله تین پورے 'نان لوکل' شوی وی نو Then all their appointments are illegal, irregular and against the rules, Sir. نو دا یو ډیر ضروری اهم Matter دے، سر، تاسو په دے باندے رولنګ ورکړئ یا تاسو بله یو کمیټی په دے باندے مقرر کړئ چه بهئ، دا ولے Illegality کیږی؟

جناب سپیکر: دا تاسو چه بله ورځ کمیټی Constitute کړے ده، څنګه چه منسټر صاحب وائی، هغه د څه د پاره ده؟

جناب ډپټی سپیکر: هغه یوازے دا یو پوائنټ نه، هغے کښے نور څه Matters هم دی خو زهٔ د عطیف Favour کښے خبره کوم۔ عطیف چه کومه خبره اوکړه، هغه صحیح خبره اوکړه چه دا کم از کم 'نان لوکل' نه دی پکار۔

جناب سپیکر: هغه کمیټئ کښے دا شے هم دے؟ تاسو Constitute کړے کمیټئ کښے دا څیز شته؟

جناب ډپټی سپیکر: کوم یو جی؟

جناب سپیکر: دا تاسو چه کومه کمیټی Mention کړه۔

جناب ډپټی سپیکر: هغه د سټی هسپتال باره کښے خبره ده جی۔

جناب سپیکر: ہاں جی؟

جناب ډپټی سپیکر: هغے کښے د سټی هسپتال باره کښے خبره ده۔

جناب سپیکر: سټی هسپتال یا هر یو هسپتال چه دے هغه خو هغے کښے ټول شامل شو کنه۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Sir, there are various matters which we are discussing in that Committee.

<u>جناب عطیف الرحمان:</u> جناب سپیکر صاحب، د ټولو نه مخکښې د کالج خبره کوم جې نو وړومبې خو زما د حلقې خبره ده او زما په حلقه کښې خلق دی نو بیا څنګه د نورو حلقو نه خلق راواخلی؟ او جناب، زما په حلقه کښې بیروزګار وی نو هغې نه خو بیا خامخا خود کش جوړیږی او که چرې زما په حلقه کښې د بل ځائے نه خلق راغلل نو زهٔ آن دی فلور دا خبره کومه چه والله که رانه یو ورخ هم دغه کالج څوک کهلاؤ کړی، زهٔ به ورته تالے اچوم، بیا د راشی کهلاؤ د کړی ما نه۔

<u>Mr. Muhammad Zamin Khan</u>: Point of order.

<u>جناب سپیکر:</u> ستاسو څه پوائنټ آف آرډر دے؟

<u>جناب محمد زمین خان:</u> دے باره کښې زما ګزارش دا دے جی، زمونږه معزز ممبرانو صاحبانو د خپلو خیالاتو اظهار اوکړو، دلته مسئله دا ده چه که ټیچنګ هسپتال دے، په دے باندے خو متعلقه ایم پی اے دعویٰ اوکړی چه وروره، دلته به زما د حلقے خلق بهرتی کیږی او که چرته ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال دے، د هغه ځائے ایم پی اے وائی چه دلته زما حق دے، زما دا به کیږی نو په دیهاتو کښې چه کوم خلق اوسی، په هغه وروستو پاتے علاقوکښې دی، هلته نه ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال دے او نه ټیچنګ هسپتال دے نو هغه خلق به څه کوی؟ نو دیکښې زما ګزارش دا دے چه که ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال دے چرته نو په هغې باندے قانوناً او اخلاقاً د هغې ټولے ضلعے د اوسیدونکو حق دے او که چرته ټیچنګ هسپتال دے په صوبه کښې نو یا خو دا ده چه په هره حلقه کښې د بیا ټیچنګ هسپتال او ډسټرکټ هیډکوارټر هسپتال جوړ شی او یا د دا د ټولے صوبے د خلقو حق اوګرځولے شی۔ دا د یو سړی حق نه دے ځکه چه هغه کوم خلق په دیهاتو کښې اوسی یا په دے بناریو کښې نشته نو د هغه خلقو حق تلفی اوکړے شی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس دا 'کوئسچنز آور' ختم شو جی۔ دے باندے دا Legal position راغے چه دا 'کوئسچنز آور' کښے دے باندے بحث هم نه کیږی او نه دا کومه ایجنډه باندے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نه، دا زمونږه ډپټی سپیکر صاحب یوه کمیټی Constitute کړے ده، دا به هم هغے کښنے شامل کړو۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر، زهٔ یو گزارش کومه چه تاسو زما د کټ کولو کوشش کوئ، داجی زما حلقے سره بالکل زیاتے دے۔ که چرے دا سے کیږی، تاسو مونږ سره ناانصافی کوئ نو زهٔ دے ځائے بالکل واک آؤټ کوم۔

جناب سپیکر: دا Legal status دوئ را کړو۔

جناب عطیف الرحمان: زهٔ واک آؤټ کوم جی۔

(اس مرحلہ پر معزز ایوان سے باہر جانے لگے)

جناب سپیکر: عطیف خان! کښینه، خیر دے راځه ته زمونږه ورور یے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عطیف خان، عطیف خان،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہیلتھ منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: یہ جو انہوں نے بات کی ہے، یہ پورے صوبے کا کالج ہے، یہ کسی خاص حلقے کا کالج نہیں ہے، وہ علیحدہ بات ہے کہ کسی ایک حلقے میں یہ بنایا گیا ہے، تو اس میں پورے صوبے کے لوگ Apply کر سکتے ہیں اور جو بھی اس میں میرٹ پہ آئے گا، اس کو یہ چیز ملے گی۔ اس کے اندر یہ کوئی بات نہیں کہ ایک Specific حلقے میں یعنی کے۔ ٹی۔ اینچ ایک حلقے میں ہے تو وہ اس حلقے میں جائیگا اور اینچ۔ ایم۔ سی دوسرے حلقے میں ہے تو وہ اس حلقے میں جائے گا، یہ پورے صوبے کا ہسپتال ہے اور اس میں کوئی بھی آدمی Apply کر سکتا ہے اور جو بھی میرٹ پہ آئے گا، اس کو اپوائنٹمنٹ ملے گی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

280 - جناب محمد زمین خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبے میں عوام کے علاج و معالجہ کیلئے ڈسپنسریاں، بی اینچ یوز، آر اینچ سیز، ٹی اینچ کیوز اور ڈی اینچ کیوز ہسپتال قائم کئے ہیں جن میں مریضوں کی خدمات کیلئے عملہ تعینات کیا گیا ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ملاکنڈ ڈویژن میں کل کتنی ڈسپنسریاں، بی ایچ یوز، آر ایچ سیز، ٹی ایچ کیوز اور ڈی ایچ کیوز ہسپتال موجود ہیں، نیز مذکورہ ہسپتالوں میں کل کتنے ملازمین خدمات سرانجام دے رہے ہیں، ہر ضلع کی مکمل تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) ملاکنڈ ڈویژن میں طبی سہولیات بمعہ ملازمین کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

	DHQs	BHUs	THQs	RHCs	DISPEN	EMPLY
Swat	1	41	1	3	17	1177
Makd	1	23	-	2	8	918
Bunir	1	19	-	3	8	543
Chitral	1	21	3	4	22	619
Dir Up	1	32	-	3	11	547
Dir Lor	1	32	1	5	19	501
Shangla	1	15	2	2	12	290

ہر ضلع کی تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

315 _ محترمہ یاسمین ضیاء: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہر سال ہسپتالوں کیلئے ادویات کی خریداری کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دروان ادویات کی خریداری پر کل کتنا خرچہ آیا ہے، ہر سال کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کی ضلع وار خرچہ کی تفصیل لائبریری میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

317 _ محترمہ یاسمین ضیاء: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں مضر صحت زہریلے اور زائد المعیاد ادویات سے متعلق قانون موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ ادویات کی روک تھام کیلئے مروجہ قانون کے تحت کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت: (الف) جی ہاں، صوبہ سرحد میں مضر صحت زہریلے اور زائد المعیاد ادویات موثر قانون بعنوان 'ڈرگ ایکٹ، مجریہ 1976ء' موجود ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں، 2004تا 2008 کے دوران مضر صحت زہریلے اور زائد المعیاد ادویات کی روک تھام کیلئے محکمہ صحت کے انسپکٹروں نے قانونی کارروائی کرتے ہوئے خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف عدالت مجاز (ڈرگ کورٹ) میں ایک ہزار، ایک سو چوراسی کیسز بھیجے، جہاں ملزمان کو مجموعی طور پر -/98,64,728 روپے جرمانے کی سزا دی گئی اور کچھ کو ساتھ ساتھ قید بامشقت کی سزا بھی دی گئی، جن کے نام درج ذیل ہیں:

(i) ملزم ہدایت اللہ نمک منڈی پشاور کو جعلی ادویات کیپسول Vaporub, Velosef, Vicks, اور Galxose-D کی فروخت میں ملوث ہونے پر مورخہ 09/05/2006 کو تین سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی گئی۔

(ii) ملزمان محمد نعیم ظفر اور جعفر حسین ضلع سرگودھا جو کہ جعلی دوا Inj: Wistax کی فروخت میں ملوث تھے، عدالت نے مورخہ 2005-4-12 کو ہر ایک کو چار چار ماہ قید بامشقت اور ایک ایک لاکھ روپے جرمانہ کی سزا دی۔

(iii) ملزم جاوید خٹک مالک راک فارما فورتھ فلور گولڈن ٹاور پشاور کو بھی جو کہ جعلی Inj: Wistax کی فروخت میں ملوث تھا، عدالت نے مورخہ 2007-1-16 کو چھ ماہ قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی۔

(iv) محمد شکیل مالک الشفاء انٹرپرائزز، جمال پلازہ مردان کو مورخہ 2007-2-19 کو جعلی دوا A.P. Clox کیپسول اور A.Mox کیپسول کی فروخت پر دو ماہ قید اور دس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔

محکمہ صحت نے کارکردگی مزید بڑھانے اور بہتر کرنے کی خاطر درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

(i) محکمہ صحت نے ڈرگ انسپکٹروں کی آسامیوں کی تعداد 17 سے بڑھا کر 32 کر دی ہے، جس کے نتیجے میں ہر ضلع میں کم سے کم ایک ڈرگ انسپکٹر کی آسامی ہے۔

(ii) ڈرگ انسپکٹروں کی موثر اور کڑی نگرانی اور رہنمائی کیلئے صوبائی سطح پر چیف ڈرگ انسپکٹر (B-19) کی آسامی پیدا کی گئی ہے اور تعیناتی کی گئی۔

(iii) صوبائی کوالٹی کنٹرول بورڈ کیلئے سیکرٹری (B-18) اور سیکشن آفیسر کی آسامیاں پیدا کی گئیں اور تعیناتی کی گئی۔ اب بورڈ مذکورہ ہر ماہ تین بار اجلاس منعقد کرتا ہے اور ڈرگ انسپکٹروں کے ارسال کردہ کیسز کی چھان بین کرتا ہے اور ان کو ضروری ہدایات جاری کرتا ہے۔

(iv) صوبائی ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری کی کارکردگی بڑھانے اور بہتر بنانے کیلئے سینئیر گورنمنٹ اینالسٹ (B-19) کی آسامی پیدا کی گئی اور تعیناتی کی گئی اور دو اینالسٹ (B-18) کی آسامیاں بھی پیدا کی ہیں جن پر جلد ہی تعیناتی کی جائے گی۔

(v) وزیر صحت کی ہدایت پر ہر ضلع میں ضلعی رابطہ آفیسر کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ضلع آفیسر (صحت)، متعلقہ ایم پی اے، متعلقہ ڈرگ انسپکٹر اور انسپکٹر ہیلتھ ریگولیٹری اتھارٹی (HRA) پر مشتمل ہے جو جعلی اور غیر رجسٹرڈ شدہ ادویات کے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرتی ہے۔

(vi) صوبائی ہیڈکوارٹر کی سطح پر ایک سیل قائم کیا گیا ہے جو چیف ڈرگ انسپکٹر محکمہ صحت صوبہ سرحد، فیڈرل ڈرگ انسپکٹر، ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (انویسٹیگیشن)، ایڈیشنل سیکرٹری (صحت) اور ڈپٹی سیکرٹری (ڈرگ) پر مشتمل ہے۔ یہ سیل جعلی، غیر معیاری اور غیر رجسٹرڈ شدہ ادویات کی فروخت کے بارے میں اطلاع ملنے پر فوری اور بروقت کارروائی کرتا ہے۔

ڈرگ ایکٹ کی کسی بھی خلاف ورزی میں ملوث پائے جانے والے کے خلاف محکمہ صحت قانونی کارروائی کرنے میں کوئی دقیقہ فورگذاشت نہیں کرتا۔

368 - جناب عدنان خان: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت قوت بخش غذاؤں، ماں بچے کی بہبود، ویکسینیشن اور وبائی امراض کی صورت مریضوں کو قرنطینہ میں رکھنے کیلئے تشہری مہم چلا رہی ہے:

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے گزشتہ 5 سالوں کے دوران اس سلسلے میں جو اقدامات اٹھائے ہیں، ہر سال کی الگ تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر صحت: (ا) جی ہاں، کچھ وبائی امراض کی صورت میں مریض کو قرنطینہ میں رکھا جاتا ہے تاکہ علاج کے ساتھ ساتھ بیماری کو عوام الناس میں پھیلنے سے روکا جاسکے۔ یہ سہولت صرف چند ہسپتالوں میں میسر ہے البتہ قوت بخش غذاؤں، ماں بچے کی صحت، ویکسینیشن کے بارے میں وقتاً فوقتاً اشتہاری مہم چلائی جاتی ہے۔

(ب) چونکہ سوال (الف) کا تعلق اشتہاری مہم سے ہے اور یہ مہم زیادہ تر وفاقی حکومت کے زیر سایہ چلائی جاتی ہے جس کیلئے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کی مدد لی جاتی ہے تاکہ پورے ملک میں یکساں پیغامات

پہنچائے جائیں۔ اس کے علاوہ محکمہ صحت صوبہ سرحد نے مختلف ترجیحی پروگرام مثلاً ٹی بی کنٹرول پروگرام، ای پی آئی، ملیریا کنٹرول پروگرام کے تحت مختلف قسم کی اشتہاری مہم چلائی ہے جو کہ زیادہ تر پوسٹرز اور پمفلٹ کے ذریعے ہوئی ہے۔

416 _ سید قلب حسن: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ہسپتالوں میں ادویات کی خریداری کیلئے ایمرجنسی فنڈز مختص کیے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع کوہاٹ کو ضلع ہنگو سے کم فنڈز دیئے گئے تھے جس کی نشاندہی حکومت کو کی گئی تھی؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ فنڈز کس فارمولے کے تحت مختص کئے گئے تھے؛

(ii) ضلع کوہاٹ کو ضلع ہنگو سے کم فنڈز دینے پر حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؛

(iii) تمام اضلاع کیلئے مختص فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، صوبائی خزانہ نے سال 09-2008 میں ضلع کوہاٹ اور ہنگو کو جو فنڈز جاری کیے ہیں، ان کی تفصیل اس طرح ہے کہ کوہاٹ کو 12,772,436 روپے اور ہنگو کو 4,214,508 روپے مہیا کئے گئے۔ ان اعداد و شمار سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ضلع کوہاٹ کو ضلع ہنگو سے نسبتاً زیادہ فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔

(ج) تمام فنڈز متعلقہ ضلعوں کو آبادی ہسپتالوں مثلاً ڈی ایچ کیو، بی ایچ یو اور ڈسپنسریاں وغیرہ کی تعداد کی نسبت سے جاری کئے گئے ہیں، تفصیل جز (ب) میں واضح ہے۔

422 سید قلب حسن: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں محکمہ صحت میں بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بھرتیاں میرٹ پر نہیں ہوئیں بلکہ سفارش کی بنیاد پر ہوئی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ موضع استرزئی پایاں، کوہاٹ کی یونین کونسل میں دائی کی پوسٹ کیلئے وہاں سے امیدوار لینے کی بجائے 25 کلومیٹر دور سے دائی سفارش پر بھرتی کی گئی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 2008 میں جو بھرتیاں ہوئی ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت: (الف) جی ہاں۔

(ب) نہیں، محکمہ صحت کوہاٹ میں بھرتیاں خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر ہوئی ہیں جس کیلئے حکومتی قوانین کے مطابق اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اور ڈیپارٹمنٹل سیلیکشن کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں تقرریاں عمل میں لائی گئی ہیں؛

(ج) آر ایچ سی موضع استرزئی میں دائی ضلع کوہاٹ ہی سے تعلق رکھتی تھی جس کی تقرری باقاعدہ سلیکشن کمیٹی کی سفارش پر ہی کی گئی تھی لیکن وہ اپنی ڈیوٹی پر مخصوص وقت میں رپورٹ نہ کر سکی۔ اب مسماۃ شرین تاج سکنہ استرزئی کو دائی کی پوسٹ پر ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی کی سفارش پر بھرتی کی گئی ہے۔

(د) 2008ء میں جو بھرتیاں ہوئی ہیں، ان کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

1۔ ناہید شاہ ولد جمیل شاہ سکنہ جنگل خیل ٹیکنیشن

2۔ شفاعت حسین ولد نیاز حسین گارڈن کالونی ٹیکنیشن

3۔ محمد سہیل ولد محمد اشرف سکنہ کوہاٹ ٹیکنیشن

4۔ ادریس خان ولد رئیس خان سکنہ کوہاٹ ٹیکنیشن

5۔ وقاص احمد ولد شیر سکنہ کوہاٹ ٹیکنیشن

6۔ ساجد محمود ولد رئیس خان سکنہ محمد زئی کوہاٹ ٹیکنیشن

7۔ عابد حسین ولد عنایت حسین سکنہ کوہاٹ ٹیکنیشن

8۔ جمشید عالم ولد محمد رشید سکنہ کوہاٹ ٹیکنیشن

9۔ عمران خان ولد صاحبزادہ محمد ضیاء سکنہ کوہاٹ ٹیکنیشن

10۔ مجاہد اللہ ولد نور شاہ گل سکنہ شکر درہ کوہاٹ الیکٹریشن

11۔ نور خان ولد فضل گل سکنہ باقی زئی کوہاٹ جنریٹر آپریٹر

12۔ ظفر عمران ولد مظفر خان سکنہ شکر درہ کوہاٹ ڈرائیور

13۔ ظفر عباس ولد محمد نذیر سکنہ علی زئی کوہاٹ وارڈ اردلی

14۔ عبدالاسلام ولد عبدالاحد کوہاٹ وارڈ اردلی

15۔ یار محمد ولد ہمایون خان کوہاٹ وارڈ اردلی

16۔ جعفر اقبال ولد عبدالجبار شکر درہ وارڈ اردلی

17۔ محمد فاروق ولد فقیر محمد خان کوہاٹ		وارڈار دلی

18۔ محمد الیاس ولد محمد بشیر سکنہ شادی خیل		چوکیدار

19۔ احمد رشید ولد انور رشید کوہاٹ		چوکیدار

492۔ محترمہ ساجدہ تبسم: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسرہ میں سول ڈسپنسریاں، بنیادی مراکز صحت اور رورل ہیلتھ سنٹرز موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مراکز صحت غیر فعال اور مایوس کن حالت میں کام کر رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع مانسرہ میں ڈسپنسریوں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد بتائی جائے؛

(ii) ہر ڈسپنسری، بی ایچ یو اور آر ایچ سی میں موجود عملے کی تعداد کتنی ہے اور کتنا عملہ درکار ہے، نیز غیر فعال ڈسپنسریوں، بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کو کب تک فعال کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، سٹاف کے لحاظ سے تمام مراکز صحت فعال طریقے سے سروسز فراہم کر رہے ہیں البتہ بعض جگہوں پر ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، ڈینٹل سرجنز کی کمی ہے۔

(ج) (i) ڈسپنسرز 20، بی ایچ یوز 58، آر ایچ سیز 08

(ii) موجودہ عملہ اور خالی آسامیوں کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

541۔ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تمام بڑے ہسپتالوں میں ڈاکٹرز مریضوں کو پرائیویٹ لیبارٹریوں میں ٹیسٹ کروانے کیلئے بھیجتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اگر مریض ان لیبارٹریوں سے ٹیسٹ نہیں کرواتے تو ڈاکٹر اپنے کمیشن کی خاطر ان مریضوں کو دوبارہ ان مخصوص لیبارٹریوں سے ٹیسٹ کروانے کیلئے مجبور کرتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ان ڈاکٹروں کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت: (الف) یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ تمام بڑے ہسپتالوں کو جدید آلات مہیا کئے گئے ہیں اور تقریباً تمام ٹیسٹ ہسپتالوں کے اندر ہی ہوتے ہیں اور تجربہ کار سٹاف دن رات مصروف عمل رہتے ہیں اور عوام الناس کو سستی سہولیات فراہم کرتے ہیں، البتہ وہ ٹیسٹ باہر بھیجے جاتے ہیں جن کی وقتی طور پر سہولت میسر نہ ہو۔

(ب) جی نہیں، اس بارے میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

(ج) (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں۔

545 _ جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ میں الپوری کے مقام پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور بشام میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز کی کمی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ ہسپتالوں میں منظور شدہ کتنی آسامیاں خالی ہیں اور کتنی آسامیوں پر ڈاکٹروں کی تعیناتی ہوئی ہے، نیز منظور شدہ آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) حکومت کب تک مذکورہ آسامیوں پر ڈاکٹروں کی تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) (i) تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(ii) صوبائی پبلک سروس کمیشن سے رجوع کیا گیا ہے کہ وہ تمام صوبے کے ڈسٹرکٹ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی خالی آسامیاں پر کرنے کیلئے کارروائی کرے۔ جیسے ہی یہ عمل مکمل ہو گا تمام آسامیاں بشمول شانگلہ پر کر دی جائیں گی جبکہ میڈیکل آفیسرز جن کا کیس برائے ترقی صوبائی حکومت کے زیر غور ہے، اس کے مکمل ہوتے ہی میڈیکل آفیسرز کی آسامیاں بھی پر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ دونوں امور پر کام تیزی سے جاری ہے اور مستقبل قریب میں پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جی، چند معزز اراکین کی رخصت کی درخواستیں: جناب حاجی قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے 09-10-2009 یعنی آج کیلئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، Legislation کی طرف آتے ہیں، پھر ٹائم نہیں ہوتا، درانی صاحب بھی تنگ ہوجاتے ہیں، سارے معزز اراکین پھر تنگ ہوجاتے ہیں۔ ابھی کافی Legislation باقی ہے، ہماری اسمبلی کا جو Prime objective ہے، وہ Legislation ہے، ہم فالتو باتوں پر اور سیاسی Requirement پر بہت باتیں کر جاتے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میرا یہ پوائنٹ Suspension کے متعلق ہے ممبران کی، تو سر، اس پر اگر دو منٹ آپ مجھے ذرا سن لیں کیونکہ یہ صرف میرے گھر کا مسئلہ نہیں ہے، پینتیس ممبران اسمبلی ہیں اور اگر اس قسم کے نوٹیفیکیشن ہماری ڈیسکوں پر پڑے ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ پوری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہورہا ہے، سر۔

جناب سپیکر: یہ کیا چیز ہے، میری ٹیبل پر تو کچھ پڑی نہیں ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ سر، جن ممبران اسمبلی نے اپنے Assets فائل نہیں کئے، ان کو وائسرائے کی طرز پر ایک ڈائریکشن ملی ہے، تو اگر مجھے ذرا سن لیں، سر۔ سر، اگر آپ اس پہ ذرا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، ذرا میں پڑھ تو لوں۔ کہاں ہے، میرے پاس بھیجا ہے آپ نے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ سیکرٹری پراونشل اسمبلی کو الیکشن کمیشن نے دیا ہے اور انہوں نے Onward ہمیں دیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں اسرار اللہ گنڈاپور صاحب، آپ پوری طرح سمجھتے ہیں کہ جب تک مجھے آپ In picture نہ کریں، میرے ڈائس پہ ایک چیز۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں نے چٹ بھیج دی تھی، اگر مجھے دو منٹ دے دیں۔ آپ سن لیں پھر اس کے بعد آپ کی مرضی ہے جیسے بھی Disposal کرنا چاہیں کیونکہ یہ الیکشن کمیشن کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: All of a sudden آپ ایک چیز پہ اٹھ جاتے ہیں اور مجھے پہلے سے۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر، یہ بھی All of a sudden آیا ہے کہ 10 تاریخ تک اگر آپ نے یہ نہ کیا تو وہ وائسرائے ہند آپ کو Suspend کر دیں گے۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، ذرا سن لیں، معزز رکن صاحب کھڑے ہیں، یہ کیا ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: شکریہ، سر۔ سر، اس میں 2005 میں Suspension ہوئی تھی اور اس وقت کے جو ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب تھے، انہوں نے خیر آخری ٹائم پہ بھجوا دیئے تھے، ہمارے ایک ہیلتھ منسٹر تھے عنایت اللہ خان صاحب، وہ بھی Suspend ہوئے تھے، میرا بھی نام تھا، میری سر، اس میں بات صرف یہ ہے کہ Assets کے متعلق گورنمنٹ سرونٹس بھی ایسے ہی پابند ہیں جیسے ہم ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں سمجھ گیا۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: گورنمنٹ سرونٹس بھی سر، ایسے ہی پابند ہیں جیسے ہم ہیں لیکن سر، ان کو اس قسم کے فرمودات نہیں ملتے جو کہ ہمیں ملتے ہیں اور اس میں سر، آخری Page پر جو Sentence ہے، اس میں وہ لکھتے ہیں کہ 10 اکتوبر تک Positively آپ یہ جمع کرادیں۔

جناب سپیکر: آپ یہ بات بعد میں لائیں، یہ تھوڑا سی Legislation ہے، یہ ختم کرتے ہیں، ایجنڈا آئٹمز ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر، یہ بھی ضروری ہے اگر آپ مجھے سن لیں کیونکہ کل 10 تاریخ ہے۔

جناب سپیکر: ایجنڈا آئٹم پہلے ختم کرتے ہیں، اس کے بعد پھر آپ جو کچھ لانا چاہتے ہیں، لے آئیں۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی درانی صاحب، تاسو څه وایئ خو ما ته به په لیجسلیشن کښے 'Yes' او 'No' کوئ، تاسو خاموش ناست یئ۔

قائد حزب اختلاف: مونږ به ئے داسے درته پاس کړو لکه بجټ چه وو۔ (قہقہے)
سپیکر صاحب! پرون دلته دوه ډیرے اهم خبرے ستاسو په نوټس کښے مونږ راوړے چه هغه یو 'کیری لوګر بل' دے او دویم د برطانیے وزیر اعظم زمونږ د پښتنو خلاف چه کوم Words استعمال کړی وو په خیبر ټی وی چینل باندے، نو بیا تاسو ته مونږ ګزارش اوکړو او دلته دا هاؤس په دے باندے Agree شو چه یو خو ئے د وزیر اعظم برطانیه خلاف قرارداد راوړو او په متفقه طور سره ئے پاس

کړو، هغه Words هم مونږ په شریکه جوړ کړے دے، مونږ هم او گورنمنټ هم، او بل دا ده چه صرف مونږ تحریک التواء د بحث د پاره منظوره کړو نو دا که تاسو ما ته اجازت راکړئ نو زهٔ به ستاسو نه د رول Relaxation او غواړمه چه مونږ په شریکه دا قرارداد پیش کړو او دا به گورنمنټ-----

جناب سپیکر: دا به کوؤ جی، که نن راته موقع ملاؤ شوه وروستو ټائم کښے نو هغه به اوکړو، که نه وی نو دا لړ غوندے Legislation دے چه دا ختم کړو، بیا ستاسو هاؤس دے چه څه ستاسو خوښه وی۔

قائد حزب اختلاف: د دے په برکت به جی مونږ داسے اوکړو چه تاسو مونږ ته اجازت راکړئ، مونږ اپوزیشن به ټول Legislation ستاسو سره داسے پاس کوؤ جی، مونږه به 'هاں' کوؤ بالکل په یو ځائے باندے او بس تاسو ته هغه ضرورت هم نشته -----

جناب سپیکر: نه، نه، ستاسو-----

قائد حزب اختلاف: ستاسو Legislation سره Agree کیږو۔

جناب سپیکر: هغے کښے یو کار دے جی، ستاسو خو پکښے اعتراض نشته خو زمونږ ممبران ناست دی، دا ثاقب خان دے، عبدالاکبر خان دے، د هغوی Amendments دی، د هغوی نه د اجازت ضرورت دے چه دوئ اووائی چه مونږه Withdraw کوؤ نو هله به کیږی۔

قائد حزب اختلاف: دا خو نن ماښام پورے دی، دا پچاس دی او دا خو نه شی کیدلے نو که مهربانی اوکړئ مونږ ته لږ ټائم راکړئ۔

جناب سپیکر: نه، نه، لږ دی، دا نیم نه زیات شوی دی، بس لږ غوندے دی جی۔ دا وړومبے سټارټ واخلئ، دا ایجنډا آئټم دے۔

قائد حزب اختلاف: زما خیال دے جی پچاس دی او دس شوی دی، پرون په دومره وخت کښے لس اوشول او ټوټل، دا تاسو آخر پورے اوگورئ-----

جناب سپیکر: نه انیس شوی دی، نور Clear دی۔

قائد حزب اختلاف: دا نن هم نه شی کیدے ، زما هغه تجربه ده او دا سبا به هم کیږی ، درے ورځے به جی دا اخلی ، دا دے اوګورئ۔

جناب سپیکر: نو اسمبلی خو به زۀ دوه میاشتے چلومه، ما ته خو لا پوره ورځے پاتے دی۔

قائد حزب اختلاف: دا چه کوم شے زۀ پیش کوم، هغه پښتو کښے متل دے چه کوم شے په وخت باندے اوشی نو خوند ئے وی او چه وخت نه واوړی نو بے خونده شی نو د پښتنو چه کوم هغه جذبات دی د برطانیه وزیر اعظم خلاف، هغه به جی بیا داسے شی چه هغه خبره کښے خوند به نه شی پاتے نو که تاسو مهربانی اوکړئ، زۀ به تاسو-----

جناب سپیکر: تاسو له ټائم درکوم جی بالکل، لږ صبر جی، لږ صبر چه دا ایجنډه آئټم ختم کړو اول۔

مسودہ قانون بابت عبدالولی خان یونیورسٹی مردان مجریہ 2009 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, amendment in sub-Clause (6) of Clause 19.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you. Janab Speaker, I beg to move that in Clause 19, sub-Clause (6) may be substituted by the following namely:

> "(6) In the absence of Chancellor, the meeting of Senate shall be presided over by the Pro-Chancellor."

جناب سپیکر: آپ کیا چاہتے ہیں کہ اور ممبر کی بجائے-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں جناب سپیکر، اگر آپ Original sense کو دیکھیں کہ اس میں-----

جناب سپیکر: کیا 'Pro Chancellor' اس کو Preside کرے، صحیح ہے؟

جناب سپیکر: ہاں سر، آپ اگر Original sub-Clause (6) of Clause 19 کو دیکھیں تو اس میں Wording ہے کہ "In the absence of Chancellor the meeting of Senate shall be presided over by such member, as the Chancellor may, from time to time, nominate. The member so nominated shall be the Convener of the Senate"، یعنی اوریجنل میں یہ ہے کہ اگر چانسلر نہیں ہے تو سینٹ کی میٹنگ میں پھر وہ کسی ممبر کو Nominate کریگا اور ہر ایک سیشن کیلئے الگ الگ آدمی کو Nominate

کرے گا،اسلئے میں نے کہا کہ چانسلر ہے تو ٹھیک ہے،اگر چانسلر نہیں ہے تو پھر 'پرو چانسلر' جو ہے نا،اس کوPresideکرے گا۔

Mr. Speaker: Minister for Higher Education! Agreed?

Minister for Higher Education: Agreed, Sir.

Mr. Speaker: The question is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clause 20, since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 20 of the Bill, therefore-------

جناب عبدالاکبر خان: سب کلاز (6) کو پہلے لیا اور اس کا جو سب کلاز (3) میں Amendment ہے تو پہلے (3) کو لے لیں۔

جناب سپیکر: پھر ہم اسی پہ آتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، پہلے (3) کو لے لیں۔

Mr. Speaker: Amendment in sub-Clause (3) of Clause 19, Mr Saqib ullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in sub-Clause (3) of Clause 19 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Sahib.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. Mr. Speaker, I beg to move that in sub-Clause (3) of Clause 19, after the word 'Chancellor', occurring in line 1, the words 'in consultation with the Pro-Chancellor' may be inserted.

جناب سپیکر: یہ چانسلر کی بجائے 'Pro Chancellor' آپ لگانا چاہتے ہیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نہ جی۔ جناب سپیکر صاحب، د اسمبلئ اجلاس نہ مخکبنے مونږہ ناست وو، قاضی صاحب سرہ مونږہ خبرہ هم کړے دہ، هغوی بہ ئے جواب ورکړی۔ کہ څہ خبرہ وی، بیا مونږ تہ بہ اووائی۔

Mr. Speaker: Adding 'Pro Chancellor' with the 'Chancellor'. Ji Minister for Higher Education.

Minister for Higher Education: ٹھیک ہے. Agreed, Sir.

Mr. Speaker: The question is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

جناب محمد زمین خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی کیا غلط کام کر رہا ہوں میں؟

جناب محمد زمین خان: آپ تو سر، سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں لیکن یہ ہاؤس میں جو چل رہا ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ جو کچھ کر رہا ہے، ثاقب صاحب یا عبدالاکبر خان یا ہمارے دوسرے معزز ممبران جو Amendments لا رہے ہیں، وہ تو ٹھیک ہے، اس قوم کے مفادات کا تحفظ کر رہے ہیں لیکن جو بل منسٹر صاحب یہاں لائے تھے تو آیا وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے بنوا کر لائے تھے اور لاء ڈیپارٹمنٹ نے اس کو Vet کیا کہ نہیں؟ کیونکہ وہ جو کچھ Amendments لا رہے ہیں تو وہ بسم اللہ کہہ رہے ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ Education Department and Law department have failed to perform their duties.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، یہ جو بات معزز ممبر نے کی ہے اور انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر Raise کی ہے تو جناب، یہ باتیں تو اب General discussion میں کر سکتے ہیں، ابھی تو Amendment کا Stage ہے۔ Amendment میں سر، اگر ہاؤس ایک Amendment کو Approve کرتا ہے تو آپ ہاؤس کے اوپر کیوں قدغن لگانا چاہتے ہیں کہ وہ آپ کی مرضی کی Amendment لائے تو آپ پاس کریں گے اور آپ کی مرضی کا نہ لائے تو نہیں کریں گے؟ اگر ہاؤس کہتا ہے کہ ہمیں یہ Amendment منظور ہے، اگر سارا ہاؤس یہ کہتا ہے کہ ہم۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، آپ کی یہ بات صحیح ہے، ہاؤس کی Discretion یہ ہے، یہ سب کچھ جو بھی ہے لیکن ہاؤس تھوڑی دلچسپی بھی لے لے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہم لے رہے ہیں نا۔

جناب سپیکر: کیا لے رہے ہیں؟ آپ تو اخباری ٹنگ ٹکور کیلئے اگر کوئی ہیڈ لائن چاہیئے تو آپ دلچسپی لیتے ہیں، اگر اخبار میں کوئی آپ کی وہ نہیں آتی تو پھر اس پہ کوئی دلچسپی نہیں لیتا۔ یہ اتنی بڑی Legislation ہم کر رہے ہیں اور آپ لوگ نہیں لے رہے ہیں دلچسپی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اس میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، ہم تو دلچسپی لے رہے ہیں۔

(شور)

جناب سپیکر: میں ویسے آپ کو کہہ رہا ہوں۔ آپ نہیں ہیں، آپ کی Amendment ٹھیک ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہم بسم اللہ ہر بات پہ کریں، اگر وہ غور سے دیکھیں اور سنیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اس کی بات نہیں ہے، وہ صحیح کام کر رہے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ پہلے ڈیپارٹمنٹ نے اس بل کو Vet کیا ہے، جب آیا ہے تو اس کو دیکھنا چاہیئے تھا۔ آپ اس کی تعداد دیکھ لیں کہ Amendments کتنی آرہی ہیں؟ ہم وہ Amendments ادھر منظور کر رہے ہیں جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ان سے یونیورسٹی کا چلنا بہتر ہو سکے گا۔ ایسی بات نہیں ہے کہ بس یہ ویسے ہی بل کو پاس کرنا ہے۔

جناب سپیکر: ملک گلستان خان بڑے عرصے بعد اٹھے ہیں، ان کو ذرا موقع دیں۔

جناب گلستان خان: سر، آپ پہلے (6) کو لے لیتے ہیں، بعد میں (3) لے لیتے ہیں، آخر آپ کتنی دلچسپی لے رہے ہیں، سر؟ اگر آپ کی دلچسپی کا یہ حال ہے تو ہمارا کیا ہوگا؟

جناب سپیکر: میں درانی صاحب کیلئے ٹائم بچا رہا تھا کہ ان کو جلدی میں موقع دے دوں۔

Amendment in sub-Clause -----

Mr. Muhammad Zamin Khan: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: بیا څه وایئ جی؟ جی زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب، د ریکارډ د درستګئ د پاره یو ګزارش کومه۔ سر، عبدالاکبر خان اووئیل چه تاسو په هاؤس باندے قدغن لګوئ چه هغه Amendment کوی، په هاؤس باندے زهٔ هغه قدغن لګول نه غواړمه، زهٔ د هاؤس دے دانشمندئ ته او د دوئ دغه ته هرکلے پیش کومه چه هغوی خپل دومره، زهٔ خو صرف د ډیپارټمنټ هغه Efficiency دے هاؤس ته او تاسو ته ښکاره کول غواړم چه د هغوی هم څه ډیوټی کیږی د هائر ایجوکیشن، چه آئنده د پاره۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: رولزآف بزنس ان کو پڑھادیں سر،اس میں آپ کے اس ہاؤس کے پاس یہ اختیار ہے یا نہیں ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر،اس ہاؤس کا وہ ہے-----

Mr. Speaker: Okay. Amendment in sub-Clause (5) of Clause 19: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub-Clause (5) of Clause 19 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Sahib.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. Mr. Speaker, I beg to move that in sub-Clause (5) of Clause 19, after the words 'honorary basis', the expression and words 'provided that for the initial two years where the Senate shall meet quarterly' may be inserted.

جناب سپیکر: وړومبی دوه کالو کښې تاسو Quarterly meetings غواړئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: Exactly formative stages دی جی هغې کښې کار زیاتیدو د پاره۔

جناب سپیکر: Quarterly meetings غواړی۔ وایه قاضی صاحب، مانتے ہیں یا نہیں مانتے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اس میں Amendment اس طرح Propose کرتا ہوں اپنے بھائی کی Amendment میں-----

جناب سپیکر: Agree کرتے ہیں یا نہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، میں Further amendment propose کر رہا ہوں ان کی Amendment میں اس کو بہتر بنانے کیلئے،آپ سن لیں۔

جناب سپیکر: پہلی دفعہ یہ یونیورسٹی بن رہی ہے،اگر وہ میٹنگز زیادہ ہوں-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میرے اگر آپ Wordings سن لیں تو میرے خیال میں ہاؤس بہتر فیصلہ کر سکے گا،اگر آپ اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

Minister for Higher Education: After 'in a calendar year' we may add a 'comma' and the words 'however, for the initial two years the Senate shall meet quarterly'.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ما ته هیڅ اعتراض نشته۔ زمونږ چه کوم مقصد دے جی چه Formative stage باندے د Quarterly ملاویږی، هغه منسټر صاحب هم وائی۔ خالی د دوئ Wordings different دی نو که د دوئ خپل Wordings وی نو ما ته هیڅ اعتراض نشته دے جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک سر، تو پھر As amendmed?

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: As amended.

Mr. Speaker: The question is that the amendment which has been further amended by the honourable Minister and Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

(Pandemonium)

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس Amendment میں دوسرا وہ ہوا ہے، وہ Amendment لانا چاہتا ہے۔

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, amendment as amended.

Mr. Speaker: The question is that the amendment as amended, moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 20 of the Bill, therefore, the question is that Clause 20 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, The Clause 20 stands part of the Bill. Amendment in sub Clause (2) of Clause 21, Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub Clause (2) of Clause 21 of the Bill. Mr.Saqibullah Khan Sahib.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much. Sir, I beg to move that in sub Clause (2) of Clause 21, after the word 'Chancellor' occurring in line 1 the words, 'or Pro Chancellor' may be inserted.

جناب سپیکر: 'پرو چانسلر' پکښے زیا تول غواړئ ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او سر، دا حق د پرو چانسلر هم پکار دے۔

جناب سپیکر: دا خو به قاضی صاحب خامخا منی۔مانتے ہیں نا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بسم اللہ۔ (قہقہے)

Mr. Speaker: The question is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Voices: Yes.
Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.
Voices: No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in sub Clause (3) of Clause 21, Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub Clause (3) of Clause 21 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Sahib.
Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you. Mr. Speaker, I beg to move that in sub Clause (3) of Clause 21, after the word 'Chancellor' occurring in line 1, the words 'or Pro-Chancellor' may be inserted.

جناب سپیکر: یہ تو پھر وہی چیز ہے۔قاضی صاحب،اس کو بھی مانیں گے ؟

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: The spirit remains the same, Ji.
Minister Education Higher: Agreed, Sir.

جناب سپیکر: جمعداری مل رہی ہے،کیوں نہیں مانے گا۔ (قہقہہ)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، میری بات تو نہیں ہے، جو بھی آئے گا، جو بھی وزیر ہوگا،اس ہاؤس کا نمائندہ ہوگا،اس پر آپ کا کنٹرول ہوگا۔

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے اس وقت تو کرسی پر آپ بیٹھے ہیں نا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اتنی لمبی نہیں ہے۔ (قہقہہ)

Mr. Speaker: The question is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Voices: Yes.

جناب سپیکر: یار! اتنی Slow 'Yes' پر میں وہ نہیں کرونگا۔ آخر 'خان عبدالولی خان' کے نام کی یونیورسٹی ہے اور آپ اتنے خاموش سارے بیٹھے ہیں۔ Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in para (a) of sub Clause (1) of Clause 22, Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in para (a) of sub-Clause (1) of Clause 22 of the Bill. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 22 sub CClause (1), para (a) may substituted as follows:

"(a) the Pro-Chancellor, who shall be its Chairperson".

جناب سپیکر: نه، تاسو ترے وائس چانسلر اخوا کوئ او د چانسلر په ځائے پروچانسلر۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، یہی میں کہنے والا تھا کہ کیونکہ آپ تو سنڈیکیٹ میں ہیں، آپ کو یہ اختیار دیا ہے کہ ایک آپ ایک ایم پی اے کو Nominate کریں گے سنڈیکیٹ کیلئے تو جناب سپیکر، جب یہاں پر Political اور Public representatives ہونگے ایک فورم پر اور Preside کرے گا ایک Government employee یا ایک Government servant اس کو Preside کریگا تو میرے خیال میں یہ صحیح نہیں رہے گا، اسلئے میں نے Propose کیا ہے کہ Pro Chancellor جو کہ اس ہاؤس کا ایک نمائندہ ہوتا ہے، وہ اس کو Preside کریگا۔

جناب سپیکر: Agreed, agreed? قاضی صاحب کیا کہتے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں یہ کہتا ہوں کہ وہ اس ہاؤس کا معزز نمائندہ ہوتا ہے اور I agree۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: The The question is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! یہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں اس میں ٹیکنیکل بات کر رہا ہوں۔ یہ جو (a) ہے، اگر (a) کو آپ Substitute کرینگے پرو چانسلر سے، تو وائس چانسلر بھی تو اس کا ممبر ہوتا ہے تو یا اس کو پھر (aa) کر لیں اور پرو چانسلر کو (a) میں ڈال دیں کیونکہ چیئر مین ہوتا ہے تو وائس چانسلر کو (a) کریں کیونکہ جب یہاں پر آپ Single 'a' i.e (a) میں 'پرو چانسلر' کو ڈالتے ہیں تو وائس چانسلر پھر ختم ہو جاتا ہے، تو ہم تو 'پرو چانسلر' کو As a head/ Chairperson propose کرتے ہیں لیکن وائس چانسلر کو بھی ممبر رکھنا چاہتے ہیں سینڈیکیٹ میں، تو اگر اس کو آپ (aa) میں ڈال دیں اور منسٹر صاحب کا (a) میں کر دیں، یہ آپ Wordings صحیح کر دیں۔ ٹھیک ہے آپ Wordings ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، دا خو Substitution د پاره دے ، Insertion د پاره خو نه دے کړے۔

جناب سپیکر: نه سر، ما صرف چیئرپرسن د پاره کړے دے چه د چانسلر په ځائے باندے د۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، اس طرح کر سکتے ہیں کہ 'In the Pro-Chancellor's absence'، اگر آپ کہتے ہیں، ایسی Wording ڈال دیں کہ 'In the absence of the Pro Chancellor' آپ (aa) میں کر دیں

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، میں چاہتا ہوں کہ کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب تو یہ Adopt ہو چکا ہے، آپ کیوں آپس میں بحث کر رہے ہیں قاضی صاحب؟ اب تو یہ Adopt ہو چکا ہے، اب آپس میں دوبارہ کیوں مقدمہ لڑنا چاہ رہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، اس میں لکھا ہے، صرف اس کی جو Wording ہے، جو Technical Wording ہے کہ وہ وہاں سے وائس چانسلر کو (aa) میں، 'Double a' تو نہیں کہہ سکتے، (aa) میں ڈال دیں تو اس پر کوئی فرق نہیں پڑتا، (a) تو Replace ہو جائے گا پرو چانسلر سے لیکن وائس چانسلر بھی ممبر ہونا چاہیئے سنڈیکیٹ کا، تو اس کو (aa) میں ڈال دیں گے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> نہ، (a) تو ہو گیا سر، (a) تو Cover ہو گیا ہے، (a) تو Substitute ہو گیا۔

(قطع کلامیاں)

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ہاں (a) تو Substitute ہو گیا سر، تو Verbal amendment میں لے آئیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب کیا کہتے ہیں؟ لاء منسٹر صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> مسئله خو جي دا جوړه شوه چه د سنډيکيټ نه بيخي وائس چانسلر صاحب اووتلو، نو اوس دا خو يا به رول Suspend کړئ سر، دا گزارش به اوکړو چه في الحال د پاره رول Suspend کړئ او Further propose verbal amendment کړئ، Otherwise خو بيخي دغه به شي۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب، یہ سپیکر صاحب کے پاس پاور ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، ان فرضی باتوں پر میں نہیں جا سکتا، مجھے Quote کریں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ایک منٹ۔

<u>جناب سپیکر:</u> لیکن مجھے بہت بڑا کام رہتا ہے، Amendment in para (h)، دا عبدالاکبر خان په آخر کښے راوړېښ شو، Amendment in para (h) of sub-Clause او دا هسے جوړوي شوک؟ قاضي صاحب، تاسو، یہ کون بناتا ہے؟ آپ کا ڈیپارٹمنٹ بناتا ہے یا یونیورسٹی بناتی ہے، یہ رولز کس نے تیار کیے ہیں؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، یہ تو اس میں جو سنڈیکیٹ ہے اس کا، انہوں نے بتایا ہے کہ کیسے بنے گا اور Consist کس طرح ہوگا؟ یہ اس میں (j) تک ہے کہ اگر آپ دیکھیں سر، تو Syndicate shall consist of the Vice Chancellor who shall be its Chairperson, one Member of the Provincial Assembly, nominated by the Speaker of the Assembly, the Deans of Faculties, the Secretary to Government, Higher Education-----

<u>جناب سپیکر:</u> چلیں یہ بعد میں ذرا مجھے-----

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> یہ اس کی پوری ڈیٹیل ہے کہ اس طرح بنے گا، اس ایکٹ کے ذریعے بنے گا۔

Mr. Speaker: چلیں بعد میں۔ Amendment in para (h) of sub-Clause (1) of Clause 22: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in para (h) of sub-Clause (1) of Clause 22 of the Bill. Mr. Chamkani Sahib.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Janab Speaker Sahib. Sir, I beg to move that in para (h) of sub-Clause (1) of Clause 22, after the word 'Chancellor' the words 'from a panel recommended by Pro-Chancellor' may be inserted.

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان پھر چانسلر بیچارے کے پاورز کو بہت Curtail کر رہے ہیں جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نہ جی داسے نہ دہ۔ سپیکر صاحب، خبرہ داسے دہ، دا پراونشل انسٹی ٹیوشن دے جی او کہ تاسو دا اوگورئ، دے نہ بغیر ھم چہ کوم دا ماډل یو انسٹی ٹیوشن دے، دیکښے بہ پراونس ختم شی، دیکښے بالکل پراونشل ھغہ چہ اتھارٹی وی، ھغہ بہ ختم شی۔ دلتہ سر، مونږ ناست یو، قاضی صاحب زمونږ آنریبل منسٹر صاحب دے، دوئ شول، د دوئ Predecessors دی، د دوئ Successors بہ راځی، تپوس د ھر یو شی د دوئ نہ دے او د دوئ رول ختم دے جی نو مونږ غواړو چہ دا خو ھسے ھم مونږ چغہ د پراونشل اتھارٹی، مونږه وایو چہ پراونشل اتھارٹی د نہ ختمیږی، ھغہ د وی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه۔ قاضی صاحب! آپ کیا کہتے ہیں، Oppose کرتے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی، جی۔ سر، میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ After the word 'Chancellor' the words 'from a panel recommended by the Pro-Chancellor'، کہ کرے گا تو چانسلر ہی لیکن Recommendation اس کی ادھر سے آ جائے گی، تو اس میں میرے خیال میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، I agree۔

Mr. Speaker: مجھے پتہ تھا کہ آپ Agree کر رہے ہیں ہاں۔ The question is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now Clauses 23 to 28: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 23 to 28, therefore, the question before the House is that Clauses 23 to 28

may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 23 to 28 stand part of the Bill. Amendment in para (k) of sub-Clause (1) of Clause 29: Saqib ullah Khan Sahib, to please move his amendment in para (k) of sub-Clause (1) of Clause 29 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqib Ullah Khan Chamkani: Thank you very much, Janab Speaker Sahib. Sir, I beg to move that in para (k) of sub-Clause (1) of Clause 29, the words 'and award of honorary degrees' may be deleted.

سر، دا مخکبنے خبره شوے وه، زهٔ Withdraw کومه جی۔

جناب سپیکر: او، او Honorary degree والا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا Consistency وه جی۔

جناب سپیکر: یہ آپ مانتے ہیں یا نہیں مانتے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نه جی هغه زهٔ Withdraw کومه۔ قاضی صاحب ما ته غوړ کبنے وئیلی دی چه وړومبنئ پی ایچ ډی به هم تا له درکوم۔

Mr. Speaker: Since the amendment has been withdrawn, therefore, original para (k) of sub-Clause (1) of Clause 29 stands part of the Bill. Clauses 30 to 36: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 30 to 36 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 30 to 36 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 30 to 36 stand part of the Bill. Amendment in Clause 37. آپ بیٹھیں۔ عبدالاکبر خان، آپ بیٹھیں، ہمارا سیکرٹریٹ ڈھونڈ رہا ہے آپ کی اس کو۔ Amendment in Clause 37: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in Clause 37 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqib Ullah Khan Chamkani: Thank you very much, Janab Speaker Sahib. Sir, I beg to move that after 'full-stop' occurring at the end of Clause 37 the words 'All cash University Fund shall be

deposited in the Bank of Khyber within 24 hours of the receipt of such payment' may be added.

جناب سپیکر: چوبیس گھنٹو کښے به دا ممکن وی چه دا ټول کیش-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب، د دے سیشن نه مخکښے قاضی صاحب او ما په هغے باندے لږے خبرے اوکړے جی، مقصد دا دے چه زمونږه بینک آف خیبر چه پراونشل بینک دے ، هغه یو سپورټ شی۔ دویمه ورکښے دا خبره هم ده چه دیکښے ډیرے گھپلے راځی، پی اے سی ته هم راځی، جناب سپیکر، چه کله دا تاسو Bind کوئ نه جی نو بیا کمرشل بینکونو ته مختلف دغه----

جناب سپیکر: پوهه شوم۔ جی قاضی صاحب، تاسو څه وایئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔ ایک منٹ، قاضی صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، خو ما هغوئ سره ډسکشن کړے دے ، زهٔ به Further amendment دیکښے کومه جی۔ که ستاسو اجازت وی، زهٔ به هغه اووایم، بیا د قاضی صاحب په هغے باندے دغه اوکړی۔ هغه دا دے سر، چه I request to move that after 'full-stop' occurring at the end of Clause 37-----

(شور)

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر، اوس خو دا نه شی کولے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زهٔ Further amendment سر، کولے شم جی بالکل----

(قطع کلامیاں)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، کولے شم جی، I can do it، تاسو دغه کړئ جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا Amendment چه یو ځل جمع شی کنه، بیا رولز کښے دا دی چه هم هغه وخت بل Amendment نه شی راتلے۔ هغه منسټر چه دے ، هغه پکښے Amendment اوکړو نو بیا د هاؤس نه تپوس اوکړئ ولے چه Already یو ځل Amendment ورکړے شوے دے ، هغه راغلے دے ، د هغے نه پس به Further amendment منسټر کوی۔ رولز کښے دا دی، باقی ستاسو خوښه ده۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نه جناب سپیکر ، زهٔ خپل د غه سره Amendment کولے شم جی۔

جناب سپیکر: کنفیوژن پیدا کیږی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اس رول کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، آپ اس کو ڈھونڈلیں، میں آپ کی توجہ رول (b)103 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ذرا صبر کریں، یہ ابھی چلا ہے، Mix up ہو جائے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ثاقب صاحب! تاسو څه خبره کول غوښتل؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب، که چرے تاسو پرونے اجلاس کارروائی اوګورئ، سوری، هغه بله ورځنئ، په دے ولی خان یونیورسټئ باندے هم داسے دے چه عبدالاکبر خان صاحب خپل Amendment کښے Precedence خپله Amendment اوکړو او هغه ئے پیش کړو او هغه پاس شو، نو د دے خو مخامخ ثبوت دے۔ تاسو رولنګ پرے ورکړئ، که زهٔ نه شم کولے ، بالکل هغوی به او کړی خو دا خو زهٔ کولے شم، Further amendment زما حق دے جی۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب، Oppose کرتے ہیں کہ Agree کرتے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس میں میں Further amendment propose کرتا ہوں۔ یہ Basically ہم نے جب اس سے پہلے بات کی تھی تو اس میں یہ کہہ رہے ہیں کہ بینک آف خیبر چونکہ صوبے کا اپنا بینک ہے، اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یار قاضی صاحب، یہ پہلے ہونی چاہیئے تھی کم از کم، آپ پوری لجیسلیشن کو کنفیوز کر رہے ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: وہی کہہ رہا ہوں نا، سر۔ نہیں کر رہا، سر، نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: پوری باڈی کنفیوز ہو رہی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: کدھر سر، ایک بینک آف خیبر پر کنفیوز ہو رہی ہے جی؟ سر، ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے یہ Propose کیا ہے کہ "After the 'Full stop' occurring at the end of Clause 37 the words 'All cash University Fund shall be deposited in the Bank of Khyber"، ہم یہ کہتے ہیں کہ In a Bank، یہ ہماری

Amendment ہے کہ 'In a Bank, where the Bank of Khyber would be given preference within 24 hours of the receipt of such payment'---

(شور)

جناب سپیکر: قاضی صاحب! یہ In writing دے دیں، بڑی Ambiguity پیدا کرے گا، بل میں ہم کیسے یہ وہ کریں گے ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: In writing دینگے۔

جناب سپیکر: In writing دے دیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں پھر پڑھ لیتا ہوں ہاؤس کیلئے، Writing میں بھی دے دونگا۔

جناب سپیکر: In writing دے دیں تاکہ میں ادھر سے، لاء بن رہا ہے نا، یہ یونیورسٹی کا لاء بن رہا ہے، Ambiguity-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں پھر پڑھ لیتا ہوں، میں Written بھی دے دونگا لیکن ہاؤس اگر سننا چاہتا ہے-----

جناب سپیکر: کل آپ کو اور ہم سب کو سنیں گے لوگ، تو صحیح Clear چیزیں ہم نے Present کرنی ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی بالکل۔ اس میں سر، کوئی Ambiguity نہیں چھوڑیں گے، Written بھی دے دینگے لیکن ہاؤس ایک بار سن لے۔ سب سے Important ہے، آپ سن لیں، سر۔ 'All cash University Fund shall be deposited' ------

جناب سپیکر: آپ خیبر بینک کے ساتھ دوسرے بینک کو بھی شامل کرنا چاہتے ہیں، اس کو Priority دے-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم پابندی نہیں لگا سکتے کہ جی یونیورسٹی پابند ہے بینک آف خیبر کی، ہم صرف ڈالنا چاہتے ہیں کہ وہ بینک آف خیبر کو Preference دے دیں، Preference کا Word ڈالنا چاہتے ہیں، اس کو پابند نہیں کر سکتے۔ آج کل کے زمانے میں کسی کو بینک کا آپ پابند نہیں بنا سکتے، اس میں پھر اور بہت زیادہ Monopolies اور مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: دا اوس څه او کړئ In writing-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: زۀ به Writing کښے ورکړم جی، بیا ئے واخله کنه جی۔

جناب سپیکر: ابھی آپ یہ پڑھ لیں اور پھر In writing دے دیں تاکہ ادھر جب ہم Drafting کرینگے تو اس کو اسمبلی۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے، میں ابھی پڑھ لیتا ہوں۔ سر، پڑھ لوں؟

جناب سپیکر: ہاں پڑھیں۔

Minister for Higher Education: اچھا جی۔ ‘All cash University Fund shall be deposited in a Bank, where the Bank of Khyber would be given preference, within 24 hours of the receipt of such payment’.

Mr. Speaker: The question is that the amendment moved by the honourable Member, as amended by the honourable Minister for Higher Education, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No’.

Voices: No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: One by one, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، یو دا ایشو مخامخ شوہ جی چه As mover ما Amendment کړے دے، په هغے کښے Further amendments زهٔ کولے شم که نه؟ نو مخکښنی اجلاس کښے هم په دغه کښے، لرے به نه ځو سر، عبدالاکبر خان صاحب یو Amendment راوستو، بیا ئے په هغے کښے پخپله Further amendment اوکړو۔ سر، اوس دا لړ غوندے Ambiguity پاتے شوه چه ما دیکښے Further amendment کولو، په هغے کښے تاسو ما ته رولنګ راکړئ جی چه دا زهٔ کولے شم؟ زما خپل خیال دے چه د رولز مطابق زهٔ کولے شم، Precedence دے، لرے مه ځئ، مخکښے ځل عبدالاکبر خان صاحب هم د دغه یونیورسټی په بل کښے Amendment راوستے دے او اوس Further amendment کیږی نو سر، زهٔ دغه وایم۔

جناب سپیکر: جی، اس کا اب کیا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ یہ جو رولز بنائے گئے ہیں، یہ اسلئے بنائے گئے ہیں کہ ان میں لچک ہوتی ہے، اگر آپ لچک نہیں چھوڑیں گے، اتنا Hard کرینگے رولز کو، تو پھر آپ کیلئے اور اس سارے ہاؤس کیلئے مشکل ہو جاتی ہے، اسلئے ایک رول اگر ایک جگہ پر پابند کرتا ہے تو دوسری جگہ آپ کو اجازت دیتا ہے۔ جناب سپیکر، جب آنریبل منسٹر ہمارے، تقریباً، ساری Amendments میں تو نہیں لیکن کئی Amendments میں انہوں نے خود Verbal amendments move کیں، انہوں نے کوئی Written نہیں دیا تھا، Verbal amendments move کیں تو جب آپ نے ان کی Verbal amendments کو مان کے اس کو حصہ بنا دیا تو پھر کوئی اور بھی Verbal amendment کر سکتا ہے اپنی Amendments میں، ایک، اور دوسری جناب سپیکر، یہ Discretion آپ کے ساتھ ہے، چیئر کے ساتھ ہے، میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں رول (b) 103 کی جانب کہ ----- "Amendment to clause in the order

Mr. Speaker: Just a minute, just a minute.

Mr. Abdul Akbar Khan: 103 (b).

Mr. Speaker: Amendment in clause, ji!

Mr. Abdul Akbar Khan: "Amendments to Clause in the order in which, if agreed to, they will stand in the amended Bill, provided that if a proposed amendment be withdrawn, a prior amendment may be moved, and provided further that it shall be in the discretion of the Speaker to allow an amendment to a Clause although the Assembly has passed to the subsequent Clause of the Bill".

اگر پاس بھی کیا ہو اور یہ آپ کی Discretion میں ہے کہ آپ کو پتہ لگے کہ اس میں Amendment ضروری ہے تو آپ از خود یہ Decision دے سکتے ہیں کیونکہ جناب سپیکر، یہ تو ضروری نہیں، ہم تو علامہ نہیں ہیں، ہو سکتا ہے ہم سے غلطی ہو جائے، تو یہ پاور آپ کو اسلئے دیا گیا ہے-----

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جی۔ تو جناب سپیکر، اسلئے میں چاہ رہا تھا کیونکہ آپ نے اس کلاز کو بل کا حصہ نہیں بنایا تھا، اس میں صرف اور صرف Patent errors ہیں، یہ آپ کا سیکرٹریٹ بھی کر سکتا ہے جناب سپیکر۔ ہم نے تو اس میں (a) کو Substitute کیا، Substitute اسلئے کیا کہ اس میں وائس چانسلر

کو چیئر پرسن بنایا گیا تھا، ہم نے کہا کہ (a) کو Substitute کر کے پرو چانسلر کو چیئر پرسن بنائیں لیکن وائس چانسلر کو اگر آپ کہتے ہیں تو ہم Verbal amendment بھی کرتے ہیں کہ (aa) ہم Add کرتے ہیں کہ وائس چانسلر اس کا ممبر ہو جائے، ممبرز کی جو لسٹ ہے اس میں ہو جائے۔

جناب سپیکر: یہ آپ بعد میں Move کریں لیکن ثاقب صاحب، میں آپ کو اپنی رولنگ بعد میں دے دونگا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زۂ دا وایمہ چہ دا ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیرہ مہربانی۔ سپیکر صاحب، ہم دغہ Discretion چہ تاسو سرہ دے، دا رول چہ کوم عبدالاکبر خان صاحب Quote کړو چہ کلہ مونږ دلتہ دا Amendments راولو، د ھغے وجہ څہ دہ؟ مونږہ وایو چہ داسے یو پالیسی، داسے یو ایکټ راشی چہ ھغہ د خلقو د پارہ وی جی۔ دا Discretion چہ تاسو تہ ملاؤ شوے دے جی، دے د پارہ مونږ ہAmendments نہ راوړو چہ Amendments او کړو بلکہ ځکہ راوړو چہ دا یو ایکټ دے، دا Clauses دی، نو زۂ وایم چہ څہ رولنگ کوئ جی، دا د رولز لاندے خپل Discretion دے، دا مونږ لہ صرف دومرہ لچک راکړئ چہ Further amendments ورکښے کولے شو۔ Already پہ Last اجلاس کښے عبدالاکبر خان صاحب دا Precedence ھم، تاسو ھغے باندے خپلہ وایئ چہ چیئر، نو زۂ دا ریکویسټ کوم چہ رولنگ ورکوئ چہ دا مونږ تہ Favour کښے راکړئ جی۔

جناب سپیکر: اصل میں یہ رولز اپنی جگہ پہ ہیں اور اگر میں ہر چیز پر اتنی Relaxation دیا کروں تو بہت مشکل میں پڑ جائیں گے، ہر وقت کنفیوژن بہت بڑھے گی تو اس وجہ سے Kindly اس میں وہ کریں کہ ہم Transparency بھی چاہتے ہیں، Public interst کو بھی دیکھتے ہیں لیکن رولز میں تھوڑا سا Clear بھی لانا چاہتے ہیں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جہاں میں نے (aa) ڈالا تھا جو میں نے Hand writing سے یہ Amendment دیا تھا، پتہ نہیں اس (aa) کا، یا تو اسلئے کہ چونکہ پرو چانسلر، چیئر پرسن بن گئے، اسلئے انہوں نے سوچا ہو گا کہ (aa) کی ضرورت نہیں رہی لیکن (aa) کی ضرورت اسلئے رہے گی کہ آپ وائس

چانسلر کو تو سنڈیکیٹ سے نہیں نکال سکتے، اگر پروچانسلر ڈالنا چاہتے ہیں، بیشک چیئرپرسن رکھیں لیکن وائس چانسلر بھی اس سنڈیکیٹ کا حصہ ہونا چاہیئے، تو میں نے (aa) جو Propose کیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر آپ، جب وہ Move کریں گے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا، ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: ذرا ایک منٹ صبر کریں تاکہ میں ذرا آگے جاؤں۔ Clause 38: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 38 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 38 may stand of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 38 stands part of the Bill. یہ اصل میں آج جمعہ بھی ہے نا، تو یہ کوشش کرتے ہیں کہ جتنی جلد ہم یہ ختم کر سکیں، آج جتنی لجسلیشن ہے، ایجنڈا پورا کریں۔ Amendment in sub-Clause (6) of Clause 39: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub-Clause (6) of Clause 39 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqib Ullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. Mr. Speaker, I beg I request to move that sub-Clause (6) of Clause 39 may be deleted. جناب سپیکر، پہ دیکبنے اوس زمونږه آنریبل منسټر صاحب سره ډسکشن پرے شوے دے نو که تاسو ما Allow کړئ نو زهٔ به ئے Further amendment اوکړمه او که نه وی نو بیا به آنریبل منسټر پخپله۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا څه Internal audit تاسو دغه کوئ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا سے ده جی د هر یو یونیورسټئ، د هر انسټی ټیوشن خپل یو آډټ، یو اکاونټ تفصیل وی جی۔ په دیکبنے دا ده چه وائی چه د آوټ سائډ نه چارټرډ اکاؤنټنټ مونږه Hire کوؤ او هغه به ئے کوی، نو چه دا تاسو کوئ نو چه تاسو کار کوئ نو تاسو سره بیا آډټ والا کسان شته، اکاؤنټ والا شته، دا جی۔ایف۔آر، د دے بیا څه فائده شوه جی؟ نو دا یو Extra burden هم پیدا کیږی۔ په هغے باندے ما آنریبل منسټر صاحب سره ډسکشن کړے دے نو هغه وائی چه یره کله کله چرته 'فارن فنډ' وی یا هسپتال وی نو دیکبنے ما یو

Amendment کړے دے ، Further amendment ، که تاسو اجازت را کړئ نو زهٔ به هغه اوو ایمه جی۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زهٔ به دا واپس اخلمه سر ، هغوی که دا خواست کوی نو زهٔ به Amendment او کړمه جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کرونگا آنریبل ممبر سے کہ Basically آپ کی جو Amendment تھی، وہ Deletion کیلئے تھی تو اس میں اگر میں خود ابھی Amendment propose کروں یا وہ کریں تو ٹھیک نہیں۔ ابھی میں ریکویسٹ کرونگا کہ اس Amendment کو آپ برائے مہربانی واپس لے لیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: میں Withdraw کر رہا ہوں، سر۔

Minister for Higher Education: Thank you very much.

Mr. Speaker: The motion moved that-------

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I have withdrawn, Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn. As the amendment has been withdrawn, therefore, the original Clause 6 stands part of the Bill.

کچھ تھوڑا سا تعاون کریں، آج جمعے کا دن ہے، ٹائم بہت شارٹ ہے جی۔ Clause 40: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 40 of the Bill, therefore, the question House is that Clause 40 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 40 stands part of the Bill. Now amendment in Clause 41: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in Clause 41 of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you, Mr. Speaker. I request to move that in Clause 41, the words and brackets '(other than the Vice Chancellor)' occurring in line 2 and the words 'other than the Vice Chancellor' occurring in line 4 may be deleted.

جناب سپیکر: یہ آپ کیا چاہتے ہیں، وی سی کو Delete کرنا چاہتے ہیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر ، دا سے ده چه مونږه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر تو وہی مقولہ آجائیگا کہ "King can do no wrong"۔ عبدالاکبر خان! آپ نہیں سن رہے ہیں؟ یہ وہی لانا چاہ رہے ہیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: نہ جی سپیکر صاحب، دا چہ وائی 'یونیورستی ستر کچر' کبنے The Vice Chancellor is the King او دے نہ چہ دا Other than اوبنکے وی نو The King do no wrong، دا مقولہ پہ دے باندے دہ۔ زۂ چہ دا Delete کوم نو King is going to be subjected to check and balances، دا سر، زۂ تا سو تہ عرض کوم۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، ثاقب خان وائی چہ مطلب دا دے، یو وائس چانسلر بہ وی چہ هغه تہ بہ هیخ هم نہ ملاویږی، نو هغه وائی چہ زۂ دا وایم چہ هغه تہ بہ سزا ولے نہ ملاویږی؟

جناب سپیکر: جی؟

جناب عبدالاکبر خان: چہ هغه غلطی اوکړی نو پکار دہ چہ هغه تہ هم سزا ملاؤ شی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: وائس چانسلر تہ بہ هم ملاویږی۔ سر، زما چہ کوم Amendment دے، زۂ وایم چہ کہ وائس چانسلر غلطی اوکړی، هغه تہ هم د ملاؤ شی۔ دوئ خو چہ کړے دے نو 'Other than Voice Chancellor'، نو زۂ خو وایم چہ The King also must be punished when he does the wrong. بیا جی King پہ دیکبنے نہ راځی۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب کیا کہتے ہیں، آپ King کو بچانا چاہ رہے ہیں یا King کو اور Powerful بنانا چاہتے ہیں؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں اس کو King تو نہیں سمجھتا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسکی اتھارٹی بھی اتنی ہونی چاہیئے کہ اس کو آپ سینٹ اور سنڈیکیٹ میں نہیں، اس کو ہٹانے کیلئے چانسلر موجود ہے اور اس کے ہٹانے کا آسان طریقہ موجود ہے، اس کو آپ Politicize نہ کریں، تو میں ریکویسٹ کرونگا اپنے بھائی سے کہ یہ Amendment برائے مہربانی واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: قاضی صاحب په مونږه ډیر ګران دے چه King ترینه جوړوی، زهٔ به ئے Withdraw کړم۔

Mr. Speaker: As the amendment is withdrawn, therefore, original Clause 41 stands part of the Bill. Clause 42: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 42 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 42 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 42 stands part of the Bill. Amendment in sub-Clause (1) of Clause 43: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub-Clause (1) of Clause 43 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Janab Speaker Sahib. I beg to move that in Clause 43 sub-Clause (1), the words 'and life' occurring in line 3, may be deleted.

جناب سپیکر صاحب، یونیورسټی دا غواړی چه لائف انشورنس، زمونږه دے سپریم کورټ یو آرډر پاس کړے دے په هغے کښے دا دی جی چه "The University is certainly an autonomous body but the autonomy is also regulated by certain limitations. Since the University has been established under the statutes of the Provincial Government and it received financial assistance of the Federal and Provincial Governments, therefore, while exercising the autonomous status, due care has to be taken with regard to the government instructions".

جناب سپیکر: یہ لائف انشورنس آپ Delete کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا سر، زمونږه په پیکیج کښے نشته دے۔ چه کوم پراونشل پیکیجز دی، په هغے کښے نشته دے او دا سپریم کورټ وئیلی دی چه دا Limitations به تاسو Follow کوئ۔ دا اوس غلطه خبره ده چه تاسو، بعضے ځایونو کښے زمونږه مخامخ راشی چه اټانومی ورکړو نو که چیف ایګزیکټیو هم دے، که بل څوک دے خو د هغوی چه خوښه وی، هغه به ورکوی، Limitations به Follow کوی، د GFR د Parameters نه به بهر نه اوځی نو زهٔ ځکه دا ریکویسټ کومه جی۔

جناب سپیکر: سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب، د دے ایمپلائز تہ ئے دا Benefit ورکڑے دے ، دوئ اوس هغه Benefit هم ترے چه اخلی، دا به زما په خیال زیاتے وی۔ هغه لحاظ سره دوئ Propose کڑے دے یو Benefit۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب،اس سلسلے میں میں گزارش کرونگا کہ اگر آپ ایک انسٹی ٹیوشن میں یہ کر لیں تو پھر آپ کے سارے گورنمنٹ ایمپلائزاسی چیز کو بنیاد بناکر ڈیمانڈ پر اونشل گورنمنٹ سے کریں گے کہ ہمیں بھی لائف انشورنس دے دیا جائے،تو یہ میرے خیال میں Discrimination ہوگا کہ اگر آپ ایک جگہ پر دیتے ہیں اور ایک جگہ پر آپ نہیں دیتے۔تو میرے خیال دینا ہے تو سب کو دینا ہے،تو سب کو دے دیں،اگر سب کو نہیں دے سکتے تو پھر کسی کو نہ دینا۔

جناب سپیکر: آج قاضی صاحب King بنا ہوا ہے۔قاضی صاحب کیا کہتے ہیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زۀ یو عرض کوم۔ دیکبنے دا Wordings چه دی کنه جی، په دیکبنے ئے لیکلی دی چه "Regulated by certain limitations"، Limitations دی سر، انشورنس مونږه غواړو چه د ټولو اوشی، د هر یو سټاف خو چه ځو پورے نه شی کیدے نو بیا د Autonomous body دا Status ورکول، لکه دا غلطه خبره ده جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اپنے بھائی سے ایک ریکویسٹ کرونگا کہ چونکہ یہ ماڈل ایکٹ کا حصہ ہے، گورنمنٹ اوراپوزیشن بیٹھ کر اس پر بات کر لیتے ہیں،ایک ایسی Amendment لے آئیں کہ پھر ساری ہماری جو یونیورسٹیز ہیں،ایک 'خان عبدالولی خان یونیورسٹی' میں نہیں ہونا چاہیئے تاکہ اس کی بنیاد پر کہیں اپنے پاس اچھی فیکلٹی آنے سے انکار نہ کر دیں تو میری ریکویسٹ ہے کہ چونکہ اس میں کچھ ہم Clear نہیں ہیں، تو مہربانی کر کے اس وقت واپس لے لیں، آپ کے پاس اختیار ہے، اچھی طرح سٹڈی کر کے، بیٹھ کر پھر لے آتے ہیں۔اس ہاؤس کا اختیار ہے، کوئی بھی Amendment ثاقب خان لا سکتے ہیں تو میری گزارش اگر آپ مان لیں اس موقع پر کہ واپس کر لیں۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب، که په دے یو کبنے هم تاسو ورنه کڑئ نو دا هم Discrimination نه شو؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، خبره دا سے ده جی که نور کوم ډیپارټمنټ سره چه نشته دے، د هغوی حق نه دے؟ د اسمبلئ د سټاف حق شته که نشته جی؟ د دے نور ډیپارټمنټس منسټران ناست دی، د هغوی حق شته که نشته؟ نو دا چه مونږه ورکوؤ، خدائے د اوکړی چه وروستو ئے ورکړی نو نور Benefits ډیر دی، پکښے هر څه شته دے، نو خالی دا لائف انشورنش مونږه وایو چه دا کیږدی، هسے هم Deliberations کیږی لګیا دی۔

Mr. Speaker: The question is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in sub-Clause (2) of Clause 44: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub-Clause (2) of Clause 44 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you. Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 44 sub-Clause (2), for the words 'who has accepted any other assignment or for any other similar reason' the words 'who without adopting prescribed procedure' and for the words 'period of not less than six months' the words 'a month' may be substituted respectively.

جناب سپیکر صاحب، دا سے کیسز راشی چه چرته خلق لاړ شی، نه پریږدی ئے نو Procedure adopt د تلو والا، سیټ هم مونږه ته دغه وی او حالات د ایجوکیشن انسټی ټیوشن تاسو ته مخامخ دی۔ زمونږه پرابلمز دی نو دا Amendment ځکه دے چه کوم سړے لاړو خو هغه به Procedure پورا کړے وی۔ چه یو میاشت کښ د ننه هغه اونکړی چه بل سړے ترینه اوکړی، He should be terminated.

جناب سپیکر: Six months کی بجائے یہ one month۔

Minisiter for Higher Education: We agree.

Mr. Speaker: Agreed?

Minister for Higher Education: We agree.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the two amendments moved by the honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.
Voices: Yes.
Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No’.
Voices: No.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Clauses 44 to 48: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 44 to 48 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 44 to 48 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 44 to 48 stand part of the Bill. Amendment in sub-Clause (1) of Clause 49: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his amendment in sub-Clause (1) of Clause 49 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Sahib.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much, Sir. I beg to move that in sub-Clause (1) of Clause 49, for the words ‘Chancellor whose decision thereon shall be final’ the words ‘Pro Chancellor for interpretation’ shall be substituted.

جناب سپیکر صاحب، مونږه آنریبل منسټرصاحب سره خبره کړے ده، د دے مقصد -----

جناب سپیکر: د دے Interpretation تاسو غواړئ ؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او Final decision چه دے سر، هغه به بیا هم چانسلر سره وی، هغه دے راتلونکی، Subsequent زما Amendment کښے دے نو زهٔ وایم چه کله تاسو دا پاس کوئ نو دا دواړه یو ځائے د ستړی شی نو هله به بیا دا زیات Sense جوړوی جی۔

Mr. Speaker: Minister for Higher Education, please.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: We agree, Sir. جناب سپیکر، آپ (1A)، جو اسکی اگلی Amendment ہے، اگر اس کے ساتھ پڑھیں تو یہ مسئلہ بالکل ٹھیک ہو جائیگا کیونکہ Ultimately پھر وائس چانسلر سے یہ چیز چانسلر کے پاس چلی جائے گی۔ کوئی مسئلہ آئیگا Interpretation کیلئے پرو چانسلر کے پاس اور جب

پرو چانسلر اس کا اپنا Interpretation کریگا تو وہ فیصلے کیلئے چانسلر کے پاس جائیگا تو اس مسئلے کے حل کیلئے پرو چانسلر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فائنل کیلئے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: فائنل چانسلر کے پاس ہے، سر۔

جناب سپیکر: کہ د هغوی په مینځ کښے Difference وی نو بیا به څه وی؟ ان کے بیچ میں اگر Difference ہو تو پھر کون ہو گا؟

Minister for Higher Education: Chancellor.

Mr. Speaker: Chancellor. The motion before the House is that amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

(ہال میں دھماکے کی آواز سنائی گئی)

Mr. Speaker: Amendment after sub-Clause (1) of Clause 49: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, (پریس والے بھائی دو منٹ بیٹھ جائیں، پھر جائیں) to please move his amendment after sub-Clause (1) in Clause 49 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, I beg to move that that in Clause 49 after sub-Clause (1), the following new Clause (1A) shall be inserted, namely: '(1A) the question persisting the provision shall be placed before the Chancellor whose decision thereon shall be final'. جناب سپکر صاحب، دیکښے سر، یو Further amendment غواړمه د هغے Wordings clear کولو دپاره جی۔

جناب سپیکر: دغه ما هم وئیل چه دا دغه چه دے۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زهٔ به دا اووایمه جی۔۔۔۔

Mr. Speaker: The question persisting of a provision is a little bit vague.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا دیکبنے زما Further amendment دا دے چه "The

----interpretation of the Pro Chancellor in Clause (1) of Clause 9

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آرام سے بیٹھ جائیں۔ خیبر بازار میں یہ دھماکہ ہوا ہے، آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا صرف د Replace کولو، د Weakness اخوا کولو د پاره، '(1A) The interpretation of the Pro Chancellor in Clause (1) of Clause 9 shall be placed before the Chancellor whose decision thereon shall be final'، دا شے Specific شو او Weakness به ترے اخوا شی، سر۔

Mr. Speaker: زۀ دا وایم کنه جی که 'The interpretation made by the Pro Chancellor', if you insert this thing, 'the interpretation made by Pro Chancellor'--------

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، دا ما عرض اوکړو جی، زۀ به بیا اووایم چه 'The interpretation of the Pro Chancellor---------

Minister for Higher Education: "The interpretation made by the Pro Chancellor shall be placed before the Chancellor, whose decision thereon shall be final".

Mr. Speaker: Shall be final.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ ٹھیک ہے جی، ہم اس Amendment کو Agree کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی Agree کرتے ہیں۔ The question is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: As amended by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment in Clause 50: Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his amendment in Clause 50 of the Bill. Mr. Saqibullah Khan, please.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Janab Speaker Sahib! Thank you. Sir, I beg to move that Clause 50 may be deleted.

جناب سپیکر صاحب، دا کلاز اچوی، دے کبنے څه فرق نه پریوځی، زما سره قاضی صاحب مخکبنے خبره کړے ده، I withdraw، دا کلاز زهٔ Withdraw کوم جی۔ جناب سپیکر صاحب، Withdraw کومه دا Amendment۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Since the amendment has been withdrawn, therefore, original Clause 50 stands part of the Bill. Now Clauses 51 to 55: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 51 to 55, therefore, the question before the House is that Clauses 51 to 55 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 51 to 55 stand part of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his verbal amendment after para (a) of sub-Clause (1) in Clause 22.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to move that a new sub-Clause (aa) may be added and shall be read as 'Vice Chancellor of the University'.

جناب سپیکر: جی، قاضی صاحب؟

Minister for Higher Education: Agreed, Sir.

Mr. Speaker: The question is that the amendment moved by the honourable Member may adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون بابت عبدالولی خان یونیورسٹی مردان مجریہ 2009 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Now 'Passage Stage': The honourable Minister for Higher Education, NWFP, to please move that the 'Abdul Wali Khan University Mardan Bill, 2009' may be passed. The honourable Minister for Higher Education, please.

Minister for Higher Education: Sir, I beg to move that the 'Abdul Wali Khan University Mardan Bill, 2009' may be passed.

Mr. Speaker: Motion moved and the question is that the 'Abdul Wali Khan University Mardan Bill, 2009' may be passed? Those

who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed with amendments moved by Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, and Mr. Abdul Akbar Khan, MPA.

(تالیاں)

جناب سپیکر: چلیں، مبارک ہو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زۀ ستاسو او د ایوان توجه یو ډیرے اهم خبرے ته راولم۔ زمونږه په دے کیلاش ویلی کښے سر، یو Greek Social Worker وو جی او د ډیر وخت نه هغه په هغه ځائے کښے کار هم کولو سر، هغه ئے تخښتولے دے جی او Establish شوے ده چه نورستان افغانستان کښے دے،-----

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان! یو ریکوسټ درته کوم، دا که بله ورځ ته راوړئ نو ښه به وی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، Urgent مسئله ده نو جی-----

جناب سپیکر: پیر کی صبح دس بجے تک کیلئے اجلاس کو ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 12 اکتوبر 2009ء بروز پیر صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)